



’بیت بازی‘ کے اشاعتی پروگرام کی چودھویں کتاب ہے جو 1991ء میں پہلی دفعہ شائع ہوئی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے کتاب کی پسندیدگی اور دعاؤں پر مشتمل حیات بخش مکتوب ارسال فرمایا۔ آپ نے تحریر فرمایا

” کے زیر اہتمام شائع ہونے والی کتب ”اصحابِ فیل“

اور ”بیت بازی“ موصول ہوئیں۔ جزاکم اللہ و احسن الجزاء۔ بیت بازی والا آئیڈیا تو بہت اچھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کتب کی اشاعت کو احمدی بچوں کی تربیت اور ان میں اعلیٰ اخلاق کی ترویج کے لئے بہت ہی مفید بنائے اور آپ کی مساعی ہر لحاظ سے بابرکت نتائج کی حامل ثابت ہو۔ ان کتب کی تیاری میں شریک ہونے والی بہنوں کو میری طرف سے محبت بھرا سلام اور دعائیہ پیغام پہنچا دیں۔ اللہ ان سب سے ہمیشہ راضی رہے۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔“

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ کتاب بہت مقبول ہوئی اب اس کا تازہ ایڈیشن پیش خدمت ہے جس میں کلامِ طاہر سے اشعار بھی شامل ہیں۔ دعا ہے کہ حضور کی دعائیں ہمارے ساتھ رہیں اور خدمتِ دین کی توفیق پائیں۔

# بیت بازی

دشمن، کلام محمود، کلام طاہر، دُرِّ عدن اور بخارِ دل

سے منتخب اشعار

نام کتاب ..... بیت بازی

.....

.....

.....

.....

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## پیش لفظ

صد سالہ سال تشکر کے موقع پر لجنہ اہوا کا شعبہ اشاعت یہ کتاب "بیت جازمی" کے نام سے شائع کر رہا ہے۔ اس میں دسہین، کلام محمود، کلام طاہر، درعدن اور بخار دل سے منتخب اشعار لئے گئے ہیں۔ حروف تہجی کی ترتیب سے تیار کی گئی ہے۔ اس کی تیاری میں محترمہ نذہت آرا حنیط صاحبہ کی کاوش شامل ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"معاشرے کا مذاق بعض مطالبے کرتا ہے۔ اگر آپ نے مذاق کی اصلاح نہ کی۔ اور مطالبوں کی راہ میں کھڑے ہو گئے۔ تو آپ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ مذاق بلند کریں۔ اور مذاق کے مطالبات پورے کریں۔ یہ دو چیزیں اکٹھی ہونا ضروری ہیں..... بہتر مذاق پیدا کرنا نہایت اہم ہے....."

اگر ادبی ذوق ہی نہیں۔ تو آپ اس کو دوسری طرف اس قسم کی چیزیں منتقل نہیں کر سکتے۔ جن کو شعرو شاعری کا شوق ہے۔ وہی پھر آخر اعلیٰ درجے کے کلام سے لذت یابی کی صلاحیت رکھتے ہیں۔" (خطبہ جمعہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۸ء بیت الفضل لندن)

## الف

### درمہدین

تو پھر کیوں، اس قدر دل میں تمہارے شرک نہاں ہے  
تجھ کو سب قدرت ہے اسے رب اور ہی  
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے  
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے  
دل کو ان نوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے  
لاجرم غیروں سے دل اپنا پھڑپھڑایا ہم نے  
مرح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

اگر اقرار ہے تم کو خدا کی ذات واحد کا  
اک کرشمہ اپنی قدرت کا دکھا!  
اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا  
اُو لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے  
آج ان نوروں کا اک نور ہے اس عاجز میں  
اس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں  
آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام

### کلامِ محمود

مدتوں سے ہے ہی دل میں تمنا ہم کو  
سخت لگتا ہے برا کبر کا پتلا ہم کو  
ان سے کہہ دو کہ اب چہرے کو عریاں کر دیں  
دیدار رخ نگار کیوں ہو!  
ان کی عزت کو بڑھائیں انہیں اونچا کر دیں  
بعد میں تاکہ تمہیں شکوہ ایام نہ ہو

اپنا چہرہ کہیں دکھلائے وہ رب العزت  
آدمی کیا ہے تواضع کی نہ عادت ہو جسے  
اک دفعہ دیکھ چکے موسیٰ تو پردہ کیا  
آنکھوں میں رہی نہ جب بصارت  
احمدی لوگ ہیں دنیا کی نگاہوں میں ڈیل  
اپنی اس عمر کو اک نعمت عظمیٰ سمجھو

### کلامِ طاہر

جو نور کی ہر مشعلِ ظلمات پہ وار آئی  
وہ ہو جس کا کوئی مول نہیں۔ آج کی رات  
دل گانا ہے گن اس کے لب چھپتے ہیں نام اس کا  
تجھ سا مجھے عزیز نہیں کوئی دوسرا  
بر سے ہے شرق و غرب پہ کیاں ترا کرم

اک رات مظاہر کی وہ تیرہ دتار آئی  
آنکھ اپنی ہی ترے عشق میں چمکاتی ہے  
اک میں ہی تو ہوں یارب۔ صید تہ دام اس کا  
اے شاہِ مکتی و مدنی ستید انوری  
آزاد تیرا فیض زمانے کی قید سے

## حرم عدن

آج ہر ذرہ ہر طور نظر آتا ہے  
اسلام اے ہادیٰ راہ ہدیٰ جان جہاں  
آپ چل کر تو نے دکھلا دی رہ وصل حبیب  
ایک ہی زمین ہے اب بام مراد وصل کا

## بخار دل

اے خوشا وقت کہ پھر وصل کا ساں ہے وہی  
آتش عشق و محبت کا وہی زور ہے پھر  
اس وسیلہ کے سوا وصل کی صورت ہی نہ تھی

جس طرف دیکھو وہی نور نظر آتا ہے  
والصلوة اے خیر مطلق اے شد کون و مکاں  
تو نے بتلایا کہ یوں ملتا ہے یار بے نشان  
بے ملے تیرے ملے ممکن نہیں وہ دستاں

دست عاشق ہے وہی یار کا دامن ہے وہی  
قلب بریاں ہے وہی دیدہ گریاں ہے وہی  
قاصدِ بارگہ حضرتِ ذیشان ہے وہی

## ب

### درہمیں

باغ میں تیری محبت کے مجب دیکھے ہیں پھل  
بے خدا بے زہد و تقویٰ بے دیانت بے صفا  
بستر راحت کہاں ان فکر کے ایام میں  
بس یہی ہتھیار ہے جس سے ہماری فتح ہے  
بدگمانوں سے بچایا مجھ کو خود بن کر گواہ  
بے خدا کوئی چیز کیوں کر ہوا  
بہت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا  
بہار آئی ہے اس وقت خزاں میں  
بنائی تو نے پیارے میری ہر بات

### کلامِ محمود

بڑائی دشمنوں کی بھی نہ چاہیں!  
نہیں ایسی نافرمان کے قاتل

ملتے ہیں مشکل سے ایسے سیب اور ایسے انار  
بن ہے یہ دنیاٹے دہل طاعون کے اس میں شکار  
غم سے ہر دن ہو رہا ہے بدتر از شب ہائے تار  
بس یہی اک قصہ ہے جو عافیت کا ہے حصار  
کر دیا دشمن کو اک حملہ سے مغلوب اور خوار  
یہ سراسر خطا ہے دیدوں کا  
جو ہو گا ایک دن محبوب میرا  
لگے ہیں پھول سے بوستاں میں  
دکھائے تو نے احساں اپنے دن رات

ہمیشہ خمیر ہی دیکھیں لگائیں!  
واٹے احمدیت کے ہوں حامل

بڑھیں اور دُنیا کو بڑھائیں  
بھنور میں پھنس رہی ہے کشتی دین  
بے سرو ساماں ہوں اس دنیا میں اے میرے خدا  
پڑھیں اور ایک عالم کو پڑھائیں  
تلاطم بھر ہستی میں پیا سے  
اپنی جنت میں بنا دیں آپ میرا ایک گھر

### کلامِ طاہر

بن بیٹھے خدا بندے۔ دیکھا نہ مقام اُس کا  
طاغوت کے چیلوں نے ہتھیایا نام اُس کا  
بس دُعائیں کرو یہ دُعائیں تو تھی جس نے تو راتقا سر کبر نمود کا  
ہے ازل سے یہ تقدیر نمودیت۔ آپ ہی آگ میں اپنی جل جلے گی  
بچنے بچو کے گریاں ترساں۔ ڈینک کی تو نماں لڑاں

کٹیٹا میں افلاس کے مہوت کا ناچا سایہ ساری رات  
جہان نو کے اُبھر رہے ہیں۔ بدل رہا ہے نظام کہنا  
بند شکیب توڑ کر آنسو برس پڑے  
اپنوں پہ بھی نہیں ہے مجھے اختیار دیکھ

### درِ عدن

نخدا بے عدیل ہے احمد  
باعث نازِ حضرتِ آدم  
بجر رحمت نے جوش فرمایا  
شانِ رب جلیل ہے احمد  
عز و فخر خلیل ہے احمد  
بن کے ابر کرم جو تو آیا

### بخارِ دل

بہت تھوڑی پونجی ہے ایمان کی  
بارگاہِ احدیت کو پکاروں کیوں کہ  
بمسو بر کے ہر سفر میں آپ کے  
اور اس پر بھی نیت ہے شیطان کی  
ایک درویش کہاں قاضی حاجات کہاں  
خضرِ راہ ہوں حضرتِ خیر الانام

## پ

### درِ شہین

پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصب فرقاں  
پھولوں کو جا کے دیکھو اسی سے وہ آب ہے  
پھر دوبارہ آگئی اجسا میں رسم یہود  
پھر جو سوچا تو ہر اک لفظ مسیحا نکلا  
چمکے اسی کا نور مہِ آفتاب میں  
پھر مسیحِ وقت کے دشمن ہوئے یہ جُبہ دار



اب تو آنکھیں بند ہیں دیکھیں گے پھر انجام کار  
یہ شجر آخر کبھی اس نہر سے لائیں گے بار  
پر ان سیہ دلوں کا شیوہ سدا ہی ہے  
دنیا سے وہ سدھکے نوشہ نیا ہی ہے  
اس پر ہر اک نظر ہے بدرالدجی ہی ہے  
کب تلک دیکھیں گے ہم لوگوں کے بھگانے کے دن

پاک دل پر بد گمانی ہے یہ شقوت کا نشان  
پیشہ ہے رونا ہمارا پیش رب ذوالمنن  
پاکوں کو پاک فطرت دیتے نہیں ہیں گالی  
پہلے صحیفے سائے لوگوں نے جب لگائے  
پہلوں سے خوب تب سے خوبی میں اک قمر ہے  
پھر بہار دیں کو دکھلائے میرے پیکے قدیر

### کلامِ محمود

فکر مسکین ہے تم کو غمِ ایام نہ ہو  
صدیوں کے بگڑے ایک نظر میں کدھر گئے  
دامان آرزو کو سعادت سے بھر گئے  
جس کے آگے ہے ملائک کا بھی ہوتا سر خم  
رہوں تاحشر قدموں پر تیرے میں سرنگوں ساتی  
کہہ رہا ہے اُس کو ملا اک قدم آگے نہ چلی

پاس ہو مال تو دو اس سے زکوٰۃ و صدقہ  
پل بھر میں میل سیکڑوں برسوں کی دھل گئی  
پُر کر گئے فلاح سے جھولی مراد کی  
پر تری پشت پر وہ ہے جسے کہتے ہیں خدا  
پلٹے تو اگر مجھ کو تو میں اتنی ہیوں ساتی  
پر سلمان راستہ پر نحو حیرت ہے کھڑا

### کلامِ طاہر

پھر باغِ مصطفیٰ کا دھیان آیا ذوالمنن کو  
سینچا پھر آنسوؤں سے احمد نے اس جن کو  
پیار کے پھول دل میں سجائے ہوئے، نورِ ایماں کی شمعیں اٹھائے ہوئے  
قافلے دور دلیوں سے آئے ہوئے، غمزدہ اک بدلیں اشیاں کے لئے  
پھول تم پر فرشتے بچھاؤں کریں، اور کشادہ توفیق کی راہیں کریں  
آرزوئیں مری جو دعائیں کریں، رنگ لائیں میرے مہاں کے لئے  
پشاور سے انہی راہوں پہ سنگ تانِ کابل کو  
میرا شہزادہ لے کر جان کا نذرانہ آتا ہے  
پُرب سے چلی چلی پُرب پُرب پُرب پُرب پُرب پُرب پُرب پُرب  
اڑتے اڑتے پہنچے پچھم سندر سندر سندر سندر سندر سندر سندر سندر  
وطن وطن

### دراحدن

پر شاہِ دو عالم کے پیرد کونین کے وارث بنتیں  
پیشوائی کے لئے نکلیں گھروں سے مرد و زن  
موجود ہے جو مقصود ہے جو دونوں ہی حاصل ہوتے ہیں  
یہ خبر سن کر کے آئے پیشوائے قادیان

## بخارول

پاک تیرا نام ہے میرے خدا  
پہلگوئی ہو جس سے اک پوری  
پاک کن از گنہاء پنہانم

دعہم تیرا کام ہے میرے خدا  
سب میں سچی وہی ہدایت ہے  
میرے آقا بہت ندامت ہے

## ت

## دُشمن

تیرا کرم ہے ہر آن تو ہے رحیم و رحاں  
تیرا یہ سب کرم ہے تو رحمتِ اتم ہے  
تیرا ہوں میں ہمیشہ جب تک دم میں دم ہے  
تو ہے ہمارا رہبر تیرا نہیں ہے ہمسر  
تم تو ہو آرام میں پر اپنا قصہ کیا کہیں  
تیری درگہ میں نہیں رہتا کوئی بھی بے نصیب  
تیرا تاثیرِ محبت کا خطا جاتا نہیں  
تا دکھائے منکروں کو دین کی ذاتی خوبیاں

یہ روز کہ مبارک سُبْحانِ مَنْ یُرانی  
کیونکہ ہو حمد تیری کب طاقتِ قلم ہے  
یہ روز کہ مبارک سُبْحانِ مَنْ یُرانی  
یہ روز کہ مبارک سُبْحانِ مَنْ یُرانی  
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے سخت گھرانے کے دن  
شرطِ رہ پر صبر ہے اور ترک نامِ اضطراب  
تیرا انداز و نہ ہونا سست اس میں زینہار  
جن سے ہوں شرمندہ جو اسلام پر کرتے ہیں وار

## کلامِ محسوس

تیری عقل کو قوم کیا ہو گیا ہے !  
تاجِ اقبال کا سر پر ہے مزین تیرے  
تری رہ میں بچھلے بیٹھے ہیں دل بد توں سے ہم  
تیری محبت میں مرے ہر اک صفتِ انجانی کے ہم  
تیری محبت کے جُرم میں ہاں جو ہیں بھی ڈالے جائیں گے ہم  
تم مُدبّر ہو کہ جرنیل ہو یا عالم ہو  
تو بارگاہِ حُسن ہے میں ہوں گدلے حُسن

اُسی کی ہے بدخواہ جو راہنا ہے  
نصرتِ دفع کا اڑنا ہے ہوا میں پرچم  
سواری دیکھنے اب دلربا کب تیری آتی ہے  
مگر نہ چھوڑیں گے تجھ کو ہرگز نہ ترے در پر سے جائیں گے ہم  
تو اس کو جانیں گے عینِ راحت نہ دل میں کچھ خیال لائیں گے ہم  
ہم نہ خوش ہوں گے کبھی تم میں گرہِ اسلام نہ ہو  
ہانگوں گا بار بار میں تو بار بار سے

### کلامِ طاہر

تاریکی پہ تاریکی، گمراہی پہ گمراہی  
تو مرے دل کی کشش جہات بنے  
تیرا غلام درہوں ترا ہی اسیر عشق  
تیرے لئے ہے آنکھ کوئی اشکبار دیکھ  
تو دیتیں ڈالیاں، آتا نہ کچھ ان کو خیال

### درِ عدن

تجھ کو اللہ نے نوازا ہے  
تجھ پہ اس نے کیا ہے فضل و کرم

### بخارِ دل

تم سا کسی میں حُسنِ گلو سوز ہے کہاں  
تم سے نہ گر کہوں تو کہوں کس سے جا کے اد  
توجہ ہو تضرع ہو تذل ہو تبتل ہو

## ط

### درِ شہین

ٹوٹے کاموں کو بنا دے جب نگاہِ فضل ہو

### کلامِ محمود

ٹوٹ جائیں کس طرح سے  
مُل جائے جو بھی آئے مصیبتِ خدا کرے  
ٹپڑے رستہ پہ چلے جاتے ہیں تیرے بندے  
ٹوٹی ہوئی کمر کا اللہ ہی ہے سہارا

### کلامِ طاہر

ٹھہریں تو ذرا دیکھیں خفا ہی تو نہ ہو جائیں  
جانا ہے تو کچھ درس تو دیں صبر و رضا کے

## ش

### درشمنین

ثمر ہے دور کا کب غیر کھا دے  
چلو ادھر کو وہ نیچے نہ آدے

### کلامِ محمود

ثمارِ عشق ہیں کیسے کبھی تو چکھ کر دیکھ  
یہ بیج باغ میں اپنے کبھی لگا تو سہی  
ثمریا سے یہ پھر ایساں لائیں  
یہ پھر واپس تیرا قرآن لائیں

### بخارِ دل

ثابت نہیں اگر یہ تیرا اختیار و ترک  
دعوے کو بندگی کے اٹھا اپنے منہ پہ مار  
ثنا کیا ہو کے اس پیشوا کی  
کہ پیر و جس کا محبوبِ خدا ہو

## ج

### دُشمنین

جمال و حسنِ قرآن نور جان ہر مسلمان ہے  
جب کھل گئی، سچائی پھر اس کو مان لینا  
جان بھی ہے ان پہ قرباں گردل سے ہو ویں صافی  
جب ہو گئے ہیں ملامت اترے ہیں گالیوں پر  
جلد آپیے ساتی اب کچھ نہیں ہے باقی  
جو راز دیں تھے بھائے اس نے بتائے سارے  
جلد آمرے سہلے غم کے ہیں بوجھ بھائے  
جسم کو کل ل کے دھونا یہ تو کچھ مشکل نہیں  
جیفہ دنیا پہ کیسر گر گئے دنیا کے لوگ

### کلامِ محمود

احمدیت کا بھلا نقش مٹا دیکھو تو  
دھم کو مجھ پہ اد منہ پھیر کے جانے والے  
جلوہ یار ہے کچھ کھیل نہیں ہے لوگو  
جلوہ دکھلا مجھے اد چہرہ چھانے والے

جان بھی تن سے مری نکلی پسینہ ہو کر  
 وہ واقفانِ راز وہ فرزانے کیا ہوئے  
 جب غور سے دیکھا تو ٹپتے ہوئے سائے تھے  
 اے میرے محسن ایسے انسان مجھ کو دے دے

جب نظر میری پڑی ماضی پہ دل خون ہوا  
 جن پر ہر ایک حقیقتِ مخفی منکشف  
 جن باتوں کو سمجھے تھے بنیاد ترقی کی  
 جن پر پڑیں فرشتوں کی رشک سے لگا ہیں

### کلامِ طاہر

سردار اُن کو ہر منصور کو لٹکانا آتا ہے  
 جہاں پتھر سے مردِ حق کو سر ٹکوانا آتا ہے  
 اب شبِ غم کے سویرے مجھے دکھ ہوتا ہے  
 آنکھ اُس کی ہے پر اطوارِ نظر غیر کے ہیں  
 کیسے بتلائیں کہ تھی کتنی حسین آج کی رات

جہاں اہلِ جفا اہلِ وفا پر وار کرتے ہیں  
 جہاں شیطان مومن پر زمی کرتے ہیں وہ راہیں  
 جا کہ اب قرب سے تیرے مجھے دکھ ہوتا ہے  
 جسمِ اس کا ہے سب انداز مگر غیر کے ہیں  
 جن پہ گوری ہے وہی جانتے ہیں۔ غیروں کو

### درِ عدن

دن کاموں میں کٹ جاتا ہے اتوں کو اٹھ کر دوتے ہیں  
 جس طرح جنا ہے سانپ کوئی یوں ماں تیری گھبراتی تھی

جاری سب کا ڈبار جہاں پر دل میں خیال یا رہا  
 جب باپ کی جھوٹی غیرت کا توں بوش میں لے گیا تھا

### بخارِ حل

کام کیا آئیں گی ظاہر داریاں  
 بعد مرونِ ختم ہیں عیاریاں  
 توڑ دے ان سے تعلق داریاں

جب تلک باطن نہ تیرا پاک ہو  
 جیتے جی جتنا کوئی چاہے بنے  
 جاہ اور اولاد عزت جان دمال

### بج

### حُرمِ حنین

سب سے پہلے یہ کرم ہے مرے جاناں تیرا  
 کیوں کہ کچھ کچھ تھا نشانِ اس میں جمالِ یار کا  
 لاجرم در پہ تیرے سر کو جھکایا ہم نے

جن یا تو نے مجھے اپنے سجا کے لئے  
 چاند کو کل دیکھ کر نہیں سخت بے کل ہو گیا  
 چھو کے دامن تیرا ہر دام سے ملتی ہے نجات

ہر کوئی مجبور ہے حکمِ خدا کے سامنے  
سر جھکا بس مالکِ ارض و سما کے سامنے  
ایک دن جانا ہے تجھ کو بھی خدا کے سامنے  
جو دعا کیجئے قبول ہے آج  
جو ہونے تیرے لئے بے برگ دہر پائی بہار

چھوڑنی ہوگی تجھے دنیائے فانی ایک دن  
چاہئے تجھ کو مٹانا قلب سے نقشِ دونی  
چاہئے نفرتِ بدی سے اور نیکی سے پیار  
چل رہی ہے نسیمِ رحمت کی  
چٹھ گئے شیطان سے جو تھے تیری الفت کے لیر

### کلامِ محمود

نہ ہوا ہو وہ کہیں جلوہ نما دیکھو تو  
غرق ہوں بحرِ معاصی میں بچالے پیائے  
زر نہ محبوب بنے سیمِ دل آرام نہ ہو  
روحِ انسانی کو ڈس جاتی ہے یہ مانند مار  
یا الہی اس میں کیا اسرار ہے  
جب بگڑ جائیں فقط ایک خدا کرتا ہے  
پھر دکھا دیجئے مجھے عنوانِ رئے آفتاب

پاروں اطراف میں مجنوں ہی نظر آتے ہیں  
چادرِ فضل و عنایت میں چھپالے پیائے  
چھوڑ دو حرصِ کرد زہد و قناعت پیدا  
چھوڑ دو غیبت کی عادت بھی کہ یہ اک زہر ہے  
چھوڑتے ہیں غیر سے مل کر تجھے  
چلتے کاموں میں مدد دینے کو سب حاضر ہیں  
چشمِ انوار میرے دل میں جاری کیجئے

### کلامِ طاہر

بنے پھرتے ہیں کم اوقات زمانے والے  
آئے پہلے بھی تو تھے آکے نہ جانے والے  
کیوں پھر بھی میری دید کا مسکن ادا کس ہے  
بام و درجن کے اجالے میں وہ گھر غیر کے ہیں  
مغرب میں جگگایا ماہِ تمام احمد

چھین لے ان سے زمانے کی عنایاں مالکِ وقت  
چشمِ گردوں نے کبھی پھر نہیں دیکھے وہ لوگ  
چشمِ حوزیں میں آتو لیسے ہو میرے حبیب  
چاند تھا میری نگاہوں کا مگر دیکھو تو  
چکا پھر آسمانِ مشرق پہ نام احمد

### دُعاِ عدن

جس کی رگ رگ میں بھرا تھا عشق اپنے پیار کا  
سینہ کوئی پر ہونے مجبور اعدائے لعین

جن یا اک عاشقِ خیر اگر سئل شائے دیں  
چیر کر سینے پہاڑوں کے قدم اس کے بڑھے

## بخارجول

چاہتا ہے قرب گم قربان ہو  
چل رہی ہیں زندگی پر آریاں  
تا کہ تو حیوان سے انسان ہو  
چھوڑنا چاہتے ہیں کبیل کو  
ہو رہی ہیں موت کی تیاریاں  
پر نہیں چھوڑتا یہ کبیل ہے

## ح

### درشمین

حاجتیں پوری کریں گے کیا تیری عاجز بشر  
حدوشت اسی کو جو ذات جاودانی  
کریاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے  
حد سے کیوں بڑھتے ہو لوگو کچھ کر خوفِ خدا  
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی  
حرفِ وفا نہ چھوڑیں اس عہد کو نہ توڑیں  
کیا نہیں تم دیکھتے نصرتِ خدا کی بار بار  
حشر جس کو کہتے ہیں اک دم میں برپا ہو گیا  
اس دلبر ازل نے مجھ کو کہا یہی ہے  
حق کی توجیہ کا مرجھا ہی چلا تھا پودا  
ہر طرف میں مرگ کی آواز تھی اور اضطراب  
حسرتوں سے مرادیں پڑے کہ کیوں منکر ہو تم  
ناگہاں غیب سے یہ چشمہ اصفیٰ نکلا  
حاذقِ طبیب پاتے ہیں تم سے یہی خطاب  
یہ گٹھا اب جھوم جھوم آتی ہے دل پر بار بار  
خوبوں کو بھی تو تم نے مسیحا بنا دیا

### کلامِ محمود

فیصلہ اس بات کا دوز جزا ہو جائے گا  
حق پہ ہم ہیں یا کہ یہ خدا ہیں جھگڑا ہے کیا  
خشک کھیتوں کے لئے کالی گٹھا ہو جاؤ  
حق کے پیاسوں کے لئے آبِ بقا ہو جاؤ  
مگر تاریکی دل سے ہیں مجبور  
حقیقت کھول دی ان پر ہمداری  
دوشِ مسلم پہ اگر چادرِ احرام نہ ہو  
حُسن اس کا نہیں کھلتا تمہیں یہ یاد ہے  
دانہ سمجھے ہو جسے تم وہ کہیں دام نہ ہو  
حُسن ہر رنگ میں اچھا ہے مگر خیال ہے  
ذکوٰۃ دے کہ بڑھے تیرے مال میں برکت  
حلال کھا کہ ہے رزقِ حلال میں برکت

### کلام طاہر

جیسا سے عاری، سیدہ نجت، نیش زین محمود  
حُسن کی چاندنی سے تابندہ  
حضرت سیدہ ولد آدم، صلی اللہ علیہ وسلم  
حال دل خراب تو کوئی نہ پاسکا  
یہ واہ واہ کسی کربلا سے اٹھی ہے  
پھول چہرہ کھلا کھلا سا تھا  
سب نبیوں میں افضل و اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
چین جبین سے اہل جہاں بدگماں ہوئے

### حیرا عدن

حکم فرمایا قلم حقانے ہوئے میدان میں آ  
حشر میں نظروں میں لے کر صورتیں سب کی سوال  
حُسنِ رقم پہ ناز ہے مضمون نگار کو  
صفحہ قرطاس سے ردِ کدو کے وار کا  
اب کہاں تسکین ڈھونڈیں بے سہلے دلِ حزین  
پھر کاہنوں کو حسنِ کتابت پہ ناز ہے

### بخارِ حل

حشر میں پرکشش ہے بس اعمال کی  
حرف آنے نہ دیا صدق و وفا پر اپنے  
حق بھی مٹا ہے تعدی سے کہیں لے ظالم  
کام آئیں گی نہ رشتہ داریاں  
جوہرِ اعداء کا سہا خرم و خنداں ہو کر  
خود ہی مٹ جائے گا تو دستِ دگریاں ہو کر

## خ

### درائے حسین

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے  
خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو  
خدا سے غیر کو ہمتا بنانا سخت کفر ہے  
خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار  
خون سے مردوں کے کوستان کے آبِ رواں  
خدا کے لئے ہو گیا درد مند  
خدا پر خدا سے یقین آتا ہے  
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے  
دہاں قدرت یہاں در ماندگی فرق نمایاں ہے  
خدا سے کچھ ڈرو یا رویہ کیسا کذب و ہمتاں ہے  
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار  
نرخ ہو جائیں گے جیسے ہو شرابِ انجبار  
تنم کی راہیں نہ آئیں پسند  
وہ باتوں سے ذات اپنی بھاتا ہے



وہ لعنت سے لوگوں کی کب ڈرتے ہیں  
وہی ہے خدا کا کلام صفا  
یہ روز کہ مبارک سُبحَانَ مَنْ یَمَانِی

خدا کے جو ہیں وہ ہی کرتے ہیں  
خدا نے جو لکھا وہ کب ہو خطا  
خود میرے کام کرنا یا رب نہ آزمانا

### کلامِ محمود

عیب چینی نہ کرو منفرد نمام نہ ہو  
معترض نازاں ہوں میں اس پر کہے خواہوں میں ہوں  
جان جانے کا تو اے جان جہاں ڈر ہی نہیں  
کیا کہوں ان سے کہ مجھ میں کوئی جو ہر ہی نہیں

خیر اندیشیٰ اجاب ہے مد نظر  
خود پلائی مجھے اس نے مئے عرفانِ خاص  
خوف اگر ہے تو یہ ہے تجھ کو نہ پاؤں ناراض  
خواہش وصل کردں بھی تو کردں کیوں کر میں

### کلامِ طاہر

پھر ئوں ہو کہ ہو دل پر۔ الہام کلام اس کا  
بند ہوئے عرفان کے چشمے، فیض کے ٹوٹ گئے پیمانے  
کھینچ کر قدموں سے زانو پر بٹھانے والے  
اک ایسی مہوک دل بے نوا سے اٹھی ہے  
کٹکول میں بھر دے جو میرے دل میں بھرا ہے

خیرات ہو مجھ کو بھی۔ اک جلوہ عام اس کا  
ختم ہوئے جب گل نبیوں کے دور نبوت کے افسانے

خاک آلودہ، پر اگندہ زبوں حالوں کو  
خمشیبوں میں کھٹکنے لگی کٹک دل کی  
خیرات کہ اب ان کی رہائی مرے آقا

### خبرِ عدن

دیار مہدی آخر زماں میں بہتے ہو  
اسی کے حفظ اس کی اماں میں بہتے ہو  
حییٰ و قیوم محیٰ الموتیٰ

خوش نصیب کہ تم قادیاں میں بہتے ہو  
خدا نے بخشی ہے الدار کی مگھبانی  
خالق الخلق ربی الاعلیٰ

### بخارِ دل

راستہ سیدھا تو حاصل ہو گیا  
چھوڑ دے اللہ اب بیکاریاں  
ایسی خدمت سے ملیں سرداریاں

خاتمہ بالخیر کر دے اے خدا  
خدمتِ اسلام میں خود کو لگا  
خادمِ دین میں ضائع نہ ہو



### دُشَمین

آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے  
جن کا ہونا تھا بعید از عقل و فہم و ادب  
دل وہ ہے جس کو نہیں بے دلیر یکتا قرار  
کوئی آسودہ نہیں بن عاشق و شیدائے یاد  
اے میری جاں کی پنہ فوج ملائک کو اتار  
جس سے اک محشر کا عالم تھا بصد شور و لپکار  
گو سناویں ان کو، وہ اپنی بجاتے ہیں ستار  
پھول بن کر ایک مدت تک ہوئے آخر کو خوار  
یہ راز کہ مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَدْرِي  
اگر صدق ہے جلد دوڑو ادھر  
ہے یہی خواہش کہ ہو وہ بھی فدا

دلبر! مجھ کو قسم ہے تری یکتائی کی  
دیکھ لو وہ ساری باتیں کیسی پوری ہو گئیں  
دل جو خالی ہو گا از عشق سے وہ دل ہے کیا  
دیں کوئے کر ہاتھ سے دنیا بھی آفر جاتی ہے  
دل نکل جاتا ہے قابو سے یہ مشکل سوچ کر  
دوسرے منگل کے دن آیا تھا ایسا زلزلہ  
دیکھتے ہرگز نہیں قدرت کو اس تارکی  
دھوئیے دل سے وہ سارے محبت نہیں کے رنگ  
دے رشد اور ہدایت اور عمر اور عزت  
دکھاؤ قرا آج اس کا اثر  
دے چکے دل اب تنِ خاکی رہا

### کلامِ محمود

ہو رہا ہوں کس کے پیچھے اس قدر بیتاب کیوں  
تم میں اسلام کا ہو مغز فقط نام نہ ہو  
اور آسمان پہ جلوہ کتاں میرا یار ہو  
کہ شفا یابی کی خواہش نہیں اصلا ہم کو

دل پھٹا جاتا ہے مثل ماہی بے آب کیوں  
دل میں ہو سوز تو آنکھوں سے رولاں ہوں آنسو  
دل چاہتا ہے طور کا وہ لالہ زار ہو  
دردِ الفت میں مزا آتا ہے ایسا ہم کو

### کلامِ طاہر

پڑھتا ہے بَصْدِ مَنَّتْ جنتے ہوئے نام اس کا  
إِخْلَاصِ میں کابل تھا وہ عاشقِ تمام اس کا  
مَرْنِہ جائیں تر سے دیوانے کہیں آج کی رات  
لُطْفِ آپ بھی لیں روٹھے غلاموں کو منا کے  
ہم کب کریں گے چاک گریباں حضورِ شب

دن رات دُرُودِ اس پر ہر ادنیٰ غلام اس کا  
دل اس کی محبت میں ہر لحظہ تھارام اس کا  
دیکھ اس درجہ غم، ہجر میں روتے روتے  
دیں مجھ کو اجازت کہ کبھی میں بھی تو روٹھوں  
دن آج کب ڈھلے گا۔ کب ہو گا ظہورِ شب

### دُعاِ عدن

دعا میں ڈوبی ہوئی تقریر سن کر جسے  
دشمنوں کے وار چھاتی پر لئے مردانہ وار  
لوگ روتے تھے طالع کہ ہے تھے آفریں  
پشت پر ڈتے ہے ہر وقت مارا سستیں

### بخارِ دل

دعا مانگو دعا مانگو ہمیشہ یہ دعا مانگو  
دوائے دل شفائے دل جلانے دل صفائے دل  
دل نمازی کا گرفتار گنہ کیونکہ ہو جب  
کہ دُنیا میں نہ ہو ذلت کہ عقی میں نہ ہو خواری  
دوائے دل سخائے دل ہلکے دل ضیائے دل  
اس میں ہر دم یاد سولا کی رہتی ہے نماز

ط  
د

### حسِ شہین

ڈوبنے کو ہے یہ کشتی آمرے لے ناخدا  
ڈوبنے کو ہے یہ کشتی آمرے لے ناخدا  
دھکس پہ سدا حال بریت کا کھل گیا  
ڈرو یارو کہ وہ بیباخ ہے  
دُھونڈو وہ راہ جس سے دل وسینہ پاک ہو  
اگیا اس قوم پر وقتِ خزاں اندر بہار  
آگے اس باغ پر لے یار مرجھانے کے دن  
عزت کے ساتھ تب میں وہاں سے بری ہوا  
اگر سوچو یہی دارالجبنا ہے!  
نفسِ ذنی خدا کی اطاعت میں خاک ہو

### کلامِ محمود

ڈرتا ہوں وہ مجھے نہ کہے بازبانِ حال  
ڈھونڈتی ہیں مگر آنکھیں نہیں پائیں ان کو  
ڈوبا ہوں بحرِ عشقِ الہی میں شاد میں  
ڈھونڈتی ہے جلوہ جاناں کو آنکھ  
ڈھونڈتا ہے کونہ میں گھر گھر میں کیوں  
جاؤں کبھی دعا کو جو اس کے مزار پر  
ہیں کہاں وہ مجھے روتے کو ہنسانے والے  
کیا نے گا خاک قائمہ آب بقا مجھے  
چاند سا چہرہ ہیں دکھلائے کون  
اس طرف آئیں پتہ دوں تجھ کو تیرے یار کا

شروع میں آپ شاد تخلص کرتے تھے

ہے خواہش کشمیر جو مٹتے نہیں مٹتی  
ہیں پھلتے بہتے وہ دنیا جہاں کے عیب کو  
ساروں کو ایک دار میں اُس نے گرا دیا  
نظر قہر سے مٹی میں ملانے والے  
پستی ہے تجھی کو ہاں گردش آسمان کیوں  
اب تو ہے خود شمع کو دنیا میں غفل کی تلاش  
ہوش آئیں جن کو الیہ یہ مخمور ہی نہیں

ہوا بھی تو معذور ہی ہوگا۔ پر یہ ہول نہ نکلا سچا  
آنکھ کھلتی تو بس اک خواب سا دیکھا ہوتا

ڈلہوزی دشمن کی تو ہے یاد ہوئی عو  
ڈھانپتے بہتے ہیں ہر دم دوسروں کے عیب کو  
ڈوٹی قصوری دہلوی لیکھو و سومراج  
ڈالتا جانظر مہر بھی اُس غمگین پر  
ڈھونڈتے ہیں تجھی کو کیوں سائے جہاں کے اتلا  
ڈھونڈتی پھرتی تھی شمع نور کو محفل کبھی  
ڈر کا اثر ہوان پہ نہ لالچ کا ہو اثر

### کلام طاہر

ڈاکٹرز نے تو تھا یہ ڈایا منصورہ اذنیب کا بچہ  
ڈوب جاتا اسی خواب میں افسانہ عشق

ذ

### ذرا شبنم

کیا منتری کا ایسا ہی انجام ہوتا ہے  
یہ اس مرد کے تن کا تعویذ ہے  
کہ لکھا ہے اس ساری تقریر کو  
کہ انگد نے لکھا ہے اس میں عیاں  
یہ سب کشمکش اس گھڑی صاف ہے

ذلت میں چاہتے یہاں اکرام ہوتا ہے  
ذرا سوچو سکو یہ کیا چیز ہے  
ذرا دیکھو انگد کی تحریر کو  
ذرا جنم ساکھی کو پڑھ لے جواں  
ذرا سوچو یارو گر انصاف ہے

### کلام محمود

تھامے سر پہ سورج آ گیا ہے  
اس سے بڑھ کر کیا ذلیعہ چاہیئے اظہار کا  
تم ترقی چاہتے ہو تو بنو اس کے امیر

ذرا آنکھیں تو کھولو سونے والو  
ذره ذرہ میں نشان ملتا ہے اس ولددار کا  
ذره ذرہ ہے جہاں کا تابع فرمان حق

ذلیل و خوار و رسوا ہو جہاں میں جو حاسد ہو عدو ہو بدگماں ہو  
ذلت و نکبت و خواری ہوئی مسلم کے نصیب  
دیکھیے اور ابھی رہتا ہے کیا کیا ہو کہ  
ذرا دل تمام لو اپنا کہ اک دیوانہ آتا ہے  
شرارِ حُسن کا جتنا ہوا پروانہ آتا ہے

### کلامِ طاہر

ذکر سے بھر گئی بلوہ کی ذیں آج کی رات  
آز آیا ہے خداوند ہیں آج کی رات

ذرا آگے بڑھے اور ہم نے دیکھا  
ذاتِ باری کی رضا ہر دم رہی پیشِ نظر  
وہ خود طے کو بڑھتا آرہا ہے  
خلق کی پروانہ کی خدمت سے منہ موڑا نہیں

### بخارِ دل

ذکر کی جس کو مل گئی لذت  
ذره ذرہ خلق کا تجھ پر فنا  
ضوء عرفان آگئی گویا  
لیک انساں سب سے بڑھ کر ہے خدا  
ذکر و شکر اللہ کا ہے مومن کا ہے معراج یہ  
پنج وقتہ وصل کے ساغر پلاتی ہے نماز

### درِ شہین

ربط ہے جانِ محمد سے مری جاں کو مدام  
رات جو رکتے تھے پوشاکیں بزرگِ یاسمن  
رکتے نہیں ہیں ظالمِ گالی سے ایک دم بھی  
رنگِ تقویٰ سے کوئی رنگت نہیں ہے خوب تر  
دشمنی میں مہرتاباں کی بھلا کیا فرق ہو  
دل کو وہ جامِ لبالب ہے پلایا ہم نے  
صبح کرے گی انہی مثلِ درختانِ چنار  
ان کا تو شعلِ دپیشہ صبح و مساپی ہے  
ہے یہی ایماں کا زیور ہے یہی دیں کا شکار  
گرچہ نکلے روم کی سرحد سے یا از رنگِ بار

### کلام محسوس

سرو نے کیا یا اجباب سے اُدنچا ہو کر  
رحم کر گود میں اب مجھ کو اٹھالے پیارے  
ہاتھ بانہے میں کھڑے شاہ و گدا دیکھو تو  
اس کی تصویر کو آنکھوں سے ہٹا لوں تو کہوں  
موت کے آنے سے پہلے ہی فنا ہو جاؤ  
قائدہ کیا ہے اگر سیرت انسان نہ ہو  
مردہ خدا کو کیا کروں میرا خدا یہ ہے  
اس دلبر یا کو دل میں بسانا ہی چاہیے

وہ گیا سایہ سے محروم ہوا بے برکت  
وہ چکے پاؤں نہیں جسم میں باقی طاقت  
رعب حسن شبہ خواباں کو ذرا دیکھو تو  
راز داں اس کی شکایت ہو اسی کے آگے  
راہ سولا میں جو مرتے ہیں وہی جیتے ہیں  
رنگ بھی روپ بھی ہو حسن بھی ہو لیکن پھر  
راتوں کو آگے دیتا ہے مجھ کو تسلیاں  
رواق مکان کی ہوتی ہے اُس کے مکین سے

### کلام ظاہر

ایک اک تار سے اُٹھے گی نوائے غم و حزن  
اُن کے غم میں بھی آپ روتے ہیں  
بے ٹھکانوں کو بنا ڈالا ٹھکانے والے  
کون پاتا تھا کہ کون پریمی و بھید نہ پایا ساری رات  
کچھ لوگ گنوا بیٹھے دن کو جو یا رکھا ساری رات

رات بھر چھپڑے گی احساس کے دکھتے ہوئے تار  
مات سجدوں میں اپنے رب کے حضور  
راہ گیروں کے بسیروں میں ٹھکانا کر کے  
دوتے دوتے سینے پر سر رکھ کر سو گئی اُن کی یاد  
رات خدا سے پیار کی پتلیں بچھتوں سے پارانے

### درِ عدن

گھر کی دیواریں روتی تھیں جب دنیا میں تو آتی تھی  
تم کو بھی دو جہان میں راحت نصیب ہو  
اس کا جلوہ دکھایا تو نے  
سر بھی کٹ جائے نہ پھر پیچھے ہٹائے تلویں

رکھ پیش نظر وہ وقت ہے جب زندہ گاڑی جاتی تھی  
راحت ہی میں نے تم سے بہر طور پائی ہے  
روح حبس کے لئے تڑپتی تھی  
راہ حق میں جب قدم آگے بڑھائے ایک بار

### بخارِ دل

ہر اک قدم یہاں پہ خدا را سنبھال کے  
زیر فرمان آگئی گویا  
ان سے یہ عرض و التجا کرتے

ماہ وصال یاد نہیں کبھی صراط ہے  
روح کو گر نصیب تقویٰ ہو  
رات ساری کئی دعا کرتے

ز

## حُرّ شہین

زندہ وہی ہیں جو کہ خدا کے قریب ہیں  
 زندگی بخش جام احمد ہے  
 زندگی ایسوں کی کیا خاک ہے اس دنیا میں  
 ند سے پیار کتے ہیں اور دل لگاتے ہیں  
 زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمیں زیر و زبر  
 زہر کے پینے سے کیا انجام جز موت و فنا  
 زمین قادیاں اب محترم ہے  
 مقبول بن کے اس کے عزیز و حبیب ہیں  
 کیا ہی پیارا یہ نام احمد ہے  
 جن کا اس نور کے بتے بھی دل اٹھی نکلا  
 ہوتے ہیں زر کے لیے کہ بس مر رہ جاتے ہیں  
 وقت اب نزدیک آیا کھڑا سیلاب ہے  
 یہ گمانی زہر ہے اس سے بچو اے دیں شعلہ  
 ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

## کلام محمود

زمین سے غلمت، شرک ایک دم میں ہوگی وہ  
 ند غلام سے بڑھ کر صاف ہونا چاہیے دل کو  
 زلزلوں سے ہماری ہستی کی :  
 زباں نے اس کو پڑھ کر پائی برکت  
 زباں مرہم بنے پیاروں کے حق میں  
 زندگی اُس کی ہے دن اُکے ہیں راتیں اُس کی  
 زمانہ کو حاصل ہو نور نبوت  
 ہوا جو جلوہ نما لا الہ الا اللہ  
 ذرا بھی کھوٹ ہو جس میں سلاں ہو نہیں سکتا  
 بل گئی سر سے پاتلک بنسیاد  
 ہوئیں آنکھیں بھی اسی سے نور آگیاں  
 مگر اعداء کو کاٹے مثل شمشیر  
 وہ جو محبوب کی صحبت میں رہا کرتا ہے  
 جو سیکھے قوانین و دستور ہم سے

## کلام طاہر

زیر و بزم میں دلوں کی دھڑکن کے  
 زندہ باد غلام احمد، پڑ گیا جس کا دشمن جو بونا  
 جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا  
 زندگی اس طرح تمام نہ ہو  
 کام رہ جائیں نا تمام چلو  
 مؤجران ہو خدا کا نام - چلو

### دعا عدن

زندگی میری کٹے گی خدمتِ اسلام میں  
زندگی بخش جاؤں احمد ہے،  
زخمِ جگر کو مرہمِ وصلت ملے گا کب

### بخارِ دل

زکوٰۃ مال سے مگر تزکیہِ مائل نہ ہو دل کا  
زندہ عشق ہوئے داخلِ زنداں ہو کر  
زمزمہ اپنا پئے تبلیغِ حق

وقف کر دوں گا خدا کے نام پر جانِ حزیں  
چشمہٴ سلسبیل ہے احمد  
ٹوٹے ہوئے دلوں کے سہارے کب آئیں گے

تو گویا دے کے سونے کو لیا بدلے میں تیل ہے  
قربِ دلدار ملا یار پہ قرباں ہو کر  
باعثِ رشکِ عنادل ہو گیا

## س

### دُعا شہین

سب خشک ہو گئے ہیں جتنے تھے باغِ پہلے  
سب دیں ہیں اک فسانہٴ شرکوں کا آشیانہ  
سو سونٹاں دکھا کر لاتا ہے وہ بلا کر  
سرزمینِ ہند میں ایسی ہے شہرتِ مجھ کو دی  
سنو ذاتِ الہی ہے عجب ذاتِ رحیمانہ  
سلے حکموں پر ہمیں ایمان ہے  
سب خیر ہے اسی میں کہ اس سے لگاؤ دل  
سوچو دعائے فاتحہ کو پڑھ کے بار بار  
سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہیں رہی

ہر طرف میں نے دیکھا بستیاں ہراہی ہے  
اس کا جو ہے یگانہ چہرہ نا یہی ہے  
مجھ کو جو اس نے بھیجا بس مدعا یہی ہے  
جیسے ہوئے برق کا اک دم میں ہر جا انتشار  
یہ قرآنِ کریم اس کا ہے انعامِ کریمانہ  
جان و دل اس راہ پر قربان ہے  
ڈھونڈو اسی کو یارو بتوں میں وفا نہیں  
کرتی ہے یہ تمام حقیقت کو آشکار  
اک پھوٹ پڑ رہی ہے کہ موذت نہیں رہی

### کلامِ محسوس

سر میں نخوت نہ ہو آنکھوں میں نہ ہو برقِ غضب  
ساتھ ہی چھوڑ دیا سب نے شبِ قلت میں  
سر ہے پر فکر نہیں دل ہے پُر امید نہیں

دل میں کینہ نہ ہو لب پر کبھی دشنام نہ ہو  
ایک آنسو ہیں گئی دل کی بجھانے والے  
اب ہیں بس شہر کے باقی ہی ویرانے دو



سرنگوں ہو جائیں گے دشمن تمہارے سامنے  
 پتھری ہوں گے برائے عفو وہ با حال زار  
 پانی نجاتِ دامن سے اک دانہ چھوڑ کر  
 دل غیر کا بھی تم کو لبتاتا ہی چاہیے  
 ساتھی بڑھیں گے تب کہ بڑھاؤ گے دوستی

### کلامِ طاہر

سازندہ تھا یہ، اس کے سب سا بھی تھے میت اس کے  
 دشمن اس کی تھی گیت اس کے لب اس کے پیام اس کا  
 تو جو میرا بنے تو بات بنے  
 سب سوالات منظومات بنے  
 منہ بھرے سر میں مڈھ گیت سنانے والے  
 آ رہے ہیں مری بگڑی کے بنانے والے  
 سب جو تیرا ہے لاکھ ہو میرا  
 سادہ باتوں کا بھی بلا نہ جواب  
 سُردی پریم کی آشاؤں کو دھیرے دھیرے  
 سن رہا ہوں قدمِ مالکِ تقدیر کی چاپ

### دُعاِ عدن

سب سے افضل تھے مگر اصحابِ ختمِ المرسلین  
 سالکِ معیشت بھی کرنا پھر جیتے جی اس پر مڑنا  
 غلق میں کامل نمونہ عشق کے کردار کا  
 حق نفس کا بھی کرتے ہیں باوایحِ الفت کے بھی پوتے ہیں

### بخارِ دل

جان دینے سے ڈرے عاشقِ جاناں ہو کر  
 خوب تر ہو گئی یہ زلف پریشاں ہو کر  
 داخلِ میکہ بزمِ شہیداں ہو کر  
 سالکِ راہِ محبت سے یہ ممکن ہی نہیں  
 نگ ساری نے کیا حُسنِ دو بالا تیرا  
 سرخ رُو دونوں جہانوں میں ہوئے تم دائد

# ش

## دُتر شمین

تیرے پانے سے ہی اُس ذات کو پایا ہم نے  
 کیا ہوا گر قوم کا دل سگِ خارا ہو گیا  
 یہ روزِ کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَتَدَانِي  
 نہ اُن سے رُک سکے مقصد ہمارے  
 وہ بڑھ چکے ہیں حد سے اب انتہا ہی ہے  
 غنچے تھے سائے پہلے اب گل کھلا ہی ہے  
 سب خشک ہو گئے ہیں پھولا پھولا ہی ہے  
 شاید وہ آزمائشِ ربِ غفور ہو  
 شرط یہ بھی تھی کہ کتنے صبر کچھ دن اور قرار  
 جاں پُر زور رکھیو دل پُر سرد رکھیو  
 کہ اس کو تونے خود فرقاں سکھایا

شانِ حق تیرے شامل میں نظر آتی ہے  
 شکرِ اللہ مل گیا ہم کو وہ لعل بے بدل  
 شکوہ کی کچھ نہیں جا یہ گھر ہی بے بے ہے  
 شریعوں پر پڑے ان کے شرابے  
 شرم و حیا نہیں ہے آنکھوں میں ان کی ہرگز  
 شکرِ خدائے رحماں جس نے دیا ہے قرآن  
 شادابی و لطافت اس دیں کی کیا کہوں میں  
 شاید تمہاری فہم کا ہی کچھ تصور ہو  
 شرطِ تقویٰ تھی کہ وہ کرتے نظر اس وقت پر  
 شیطان سے دور رکھیو اپنے حضور رکھیو  
 شریف احمد کو بھی یہ پھل کھلایا

## کلامِ محسوس

منہ سے میں داد خواہ تھا دل میں میں شرمسار تھا  
 احمد کو محمد سے تم کیسے جدا سمجھے  
 اٹھو اور اٹھ کے خاک میں اس کو نہاں کرو  
 یہ عہد ذاتِ باری سے اب کر چکا ہوں میں  
 خونِ دل پیتے ہیں اور کھاتے ہیں وہ غصہ و غم

شکوہ کا کیا سوال ہے اُن کا عتاب بھی بے ہر  
 شاگرد نے جو پایا اُستاد کی دولت ہے  
 شیطان ہے ایک عرصہ سے دُنیا پہ حکمران  
 شیطان سے جگ کرنے میں جاں تک نراؤں گا  
 شان و شوکت کو تری دیکھ کے حساد و شریہ

## کلامِ طاہر

شہرِ جنت کے ملا کرتے تھے طغنے جس کو  
 شیریں بول۔ الفاسِ مُطہر۔ نیکِ خصائل و پاکِ شمائل  
 بن گیا واقعتہً خلدِ بریں آج کی رات  
 حایلِ فرقاں۔ عالم و غافل۔ علم و عمل دونوں میں کامل  
 شامِ غم، دل پہ شفقِ رنگ، دکھی زخموں کے  
 تم نے جو پھول کھلائے مجھے پیارے ہیں وہی

حس و احسان میں نظیرِ عدیم  
شان تیری گمان سے بڑھ کر

بچارِ دل  
شکر تیری نعمتوں کا کیوں کر ہو  
شکر اسباب ترک کر لے یار  
شکل کو دیکھ کر نہ ہنسا تم  
ہو گئی اس بوجھ سے کمر دوہری  
سب سے مخفی یہی نجاست ہے  
وہ تو اللہ میاں کی صنعت ہے

## ص

درِ مشین  
صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے  
صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں  
صبر کی طاقت جتنی مجھ میں وہ پیارے اب نہیں  
صفِ دشمن کو کیا ہم نے بھجت پامال  
صد ہزاراں آفتیں نازل ہوئیں اسلام پر  
صد شکر ہے خدایا صد شکر ہے خدایا  
ہیں درندے ہر طرف میں عاقبت کا ہوں حصار  
اک نشان کافی ہے گردل میں ہے خوفِ کردگار  
میرے دلبر اب دکھا اس دل کے بھلانے کے دن  
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے  
ہو گئے شیطان کے چیلے گردن دیں پر سوار  
یہ روز کر مبارک سبحان من قیامی

کلامِ محمود  
صحبتِ عیش و طرب اس کو نہیں ہوتی نصیب  
صفوہِ دل سے مٹایا کیوں مجھے اجباب نے  
صبر کر لے ناقہ راہِ بدی ہمت نہ ہار  
صبح کو خوف کہ ہو آج کا کیسا انجام  
دردِ دغم رنج و الم یا اس و طلق سے ہے دوچار  
کیوں مرے دشمن ہوئے کیوں مجھ سے ہے کین و نقار  
دور کر دے گی اندھیروں کو ضیائے قادیاں  
رات دن کاٹتے اس طرح سے تھے وہ ناکام

کلامِ طاہر  
صبح صادق پر صدیقوں کا ایسا نہیں ڈولا  
شکر کا درس ہو چکا۔ اب ذرا جاںِ دل سنا  
اندھی رات کے گھپ اندھیوں نے بکاپا بساری آت  
کہتے ہیں تجھ کو ناچھا۔ حین نہ ایک پل پڑے

چاند راتیں ہیں وہی، چاند ستارے ہیں وہی  
موت کے چنگل سے انسان کو دلوانے آزادی آیا  
کاش اُس کو بھی تو اس نعم سے قرار آجائے

بھین گمشدہ میں وہی پھول کھلا کرتے ہیں  
صدیوں کے مُردوں کا مٹی صلی علیہ کیف - مٹی  
صبر کی کرتا ہے تلقین وہ اوروں کو مگر

### دُرِّ عَدَن

وہ سہ کہ اٹھا جس نے یا بارِ محبت

صد کوہِ مصائب کی بھی پروا نہیں کرتا

### بخارِ دل

اگر ہو قال میں عظمت تو حال میں برکت  
بے نشانِ مومنانِ قادیان

صفائے ظاہر و باطن حکومت و حکمت  
صدق اور اخلاص اور ہر دم دعا

## ض

### کلامِ محمود

نہ جس کو دیکھ سکا میں وہ آفتاب نہ تھا

ضیاءِ مہر ہے ادنیٰ سی اک جھک اُس کی

### کلامِ طاہر

ذرا سا نورِ فراست نکھار کر دیکھو

ضرور مہدیٰ دوراں کا ہو چکا ہے ظہور

### دُرِّ عَدَن

آپ سے آپ ہی دشمن بھی ہر اسماں ہو جائے

نہضت کی شان کچھ اس طرح نمایاں ہو جائے

### بخارِ دل

کہ توجید ڈھونڈے سے ملتی نہ تھی

ضلالت تھی دُنیا پہ وہ چھا رہی

## ط

## در شمین

طالبو تم کو مبارک ہو کہ اب نزدیک ہیں  
طلب گار ہو جائیں اس کے تباہ!  
طلب ہیں چلا بے خود و بے حواس!  
طرز کیفیت ہے ان لوگوں کی جو منکر ہوئے

## کلام محمود

طوفان کے بعد اٹھتے چلے آتے ہیں طوفان  
طالب دنیا نہیں ہوں طالب بیدار ہوں  
طالبان رخ جانان کو دکھاؤ دلبر  
ظنے دیتا ہے مجھے بات تو تب ہے واعظ  
پہ جلوہ کنیاں ہے ذرا دیکھو تو  
طوطے اڑ جائیں گے ہاتھوں کے تہا سے خافو  
طریق عشق میں لے دل سیادت کیا غلامی کیا

## کلام طاہر

طوفان مفار میں مرق ہو گئے بخروبر  
ایرانی و فدائی - رومی و بخارا ئی

## در عدن

طریق شرح نہیں اسوہ رسول نہیں  
طاعت و قوت کے مالک ان کا منہ کرتے ہیں بند  
مقام شرم ہیں یہ غول تلیا کے لئے  
دین کی گدی کے وارث پھینکتے ہیں ان پہ گند

## بخارا دل

طالب کشف سے کہدو کہ بنے طالب یار  
طاہر دہم بھی تمکنا ہے یہ وہ دہی ہے  
وصل دلدار کہاں کشف و اشارات کہاں  
ہم کہاں، یار کہاں رسم ملاقات کہاں

ظ

## دُشمنین

ظہورِ عون و نصرتِ دُوم بہ دم ہے  
ظاہر ہیں خود نشن کہ زماں وہ زماں نہیں  
ظاہر ہے یہ کہ قصوں میں ان کا اثر نہیں

خُحد سے دشمنوں کی پشتِ خم سے  
اب قوم میں ہماری وہ تاب و توان نہیں  
افسانہ گو گو کو راہِ خدا کی خبر نہیں

## کلامِ محسود

ظاہر میں سب ابرار ہیں باطن میں سب اشرار ہیں  
ظلمتیں کافر ہو جائیں گی اک دن دیکھنا  
ظاہری دکھ ہو تو لاکھوں ہیں فدائی موجود  
ظلمت و تاریکی و ضد و تعصب مٹ چکے  
ظلم کرتے ہیں جو کہتے ہیں شفقِ پھولی ہے  
ظہورِ مہدیٰ آخرِ زماں ہے  
ظلمتوں نے گھیر رکھا ہے مجھے پر غم نہیں  
ظلمتِ رنج و غم و درد سے محفوظ رہو  
ظاہر میں چپ تھے لیکن دلِ خون ہو رہا تھا  
ظلم و ستم و جور بڑھے جاتے ہیں حد سے  
ظلمتیں آپ کو سمجتی نہیں میرے پیارے!

مصلح ہیں پر بدکار ہیں میں ڈاکٹر پر زار ہیں  
میں بھی اک نورانی چہرہ کے پرستوں میں ہوں  
دل کے کانٹوں کو مگر کون نکالے پیارے  
آگے ہیں اب خدا کے چہرہ دکھانے کے دن  
تم نے عاشق کا ہے یہ خونِ تمنا دیکھا  
نسبعل جاؤ کہ دقت امتحاں ہے  
دورِ آفتق میں جگمگاتا چہرہ مہتاب ہے  
مہرِ انوارِ درخشندہ ہے شام نہ ہو  
افسردہ ہو رہا تھا مخزون ہو رہا تھا  
ان لوگوں کو اب تو ہی سوائے تو سوائے  
پڑے سب چاک کریں چہرہ کو ننگا کر دیں

## کلامِ طاہر

ظاہرِ ہوا وہ جلوہ جب اس سے بگڑے پلیٹی  
خوشنِ نظر اپنا سوچندہ نکھار آئی  
ظالمِ بد بخت کا نام نہ لے لیں مظلوموں کی باتیں کر  
حاکم کا ذکر نہ چھیڑو۔ آندہ محکوموں کی باتیں کر  
ظالمِ مت بھولیں بالآخر مظلوم کی باری آئے گی  
مکانوں پر مکڑ کی ہر بازی اٹائی جائے گی  
ظالم ہوں گے رسولے جہاں مظلوم نہیں گے ان دن  
اسے دس سے آنے والے بتا کرں حال میں ہیں یارانِ وطن

## دُرُءِ عَدَن

ظاہر میں اُسے غیر کو میں سوچ رہا ہوں

## بُخَارِ دَل

ظاہری حروف میں ہے گو اشتراک  
قلم و ستم سے دہر کے پامال ہو گئی

کرتا ہوں حقیقت میں مگر تیرے حوالے

فرق ہے معنوں میں پر بے انتہا  
اپنی ہی زندگی اُسے جنجال ہو گئی

## ع

## دُرُءِ شَمِیْن

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ  
جیسا کہ اُن کی پیشانی پہ اقبال !  
عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں  
عزت و فلت یہ تیرے حکم پر موقوف ہیں  
عقل پر پڑے پڑے سو سو لٹاں کو دیکھ کر  
عاشقی کی ہے علامت گریہ و دامان وشت  
عشق ہے جس سے ہوں طے یہ سارے جگمگ پُخِطْر  
عمر کے رزق دے اور عافیت و صحت بھی  
عقل رکھتے ہو آپ بھی سوچو  
میں دنیا سدا نہیں پیارو

مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ  
نہ آوے اُن کے گھر تک دُعبِ دجال  
نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں !  
تیرے فرماں سے خزاں آتی ہے اور بادِ بہار  
نور سے ہو کر انگ چاہا کہ ہویں اہل نارا  
کیا مبارک لکھتے تیرے لئے ہو اشکبار  
عشق ہے جو سر جھکانے زیر تیغ آبدار  
سب سے بڑھ کر یہ کہ پا جائیں وہ عرفان تیرا  
کیوں مبروک کیا ہے دیدل کا  
اِس جہاں کو بقا نہیں پیارو

## کلامِ محمود

حقیدہ ثنویت ہو یا کہ ہو تثلیث  
عطا کر ان کو اپنے فضل سے صحت بھی اے مولا  
عیسیٰ تو تھا خلیفہ موسیٰ او جاہلو

ہے کذب بحث و خطا لالہ الا اللہ  
ہمیشہ ان پہ بس ابراہیم نے فضل و رحمت کا  
تم سے بناؤ کام ہے کیا اس جولان کا

عہد شکنی نہ کرو اہل وفا ہو جاؤ  
عاشقوں کا شوق قربانی تو دیکھ  
عمر گزے گی میری کیا یونہی اُن کی یاد میں

اہل شیطان نہ ہو اہل خدا ہو جاؤ  
خون کی اس رہ میں ارزانی تو دیکھ  
کیا نہ رکھیں گے قدم وہ اس دلِ ناشاد میں

### کلام طلسم

عالمِ رنگ و بو کے گل بوٹے!  
عالمِ خیرتی کے مندر میں  
عالمِ بے ثبات میں شب و روز  
عالمِ کو عرفان سکھانے۔ مُشقیوں کو راہ دکھانے  
عجیبِ مستحق ہے یادِ یادے بن کو بستی سے

خواب ٹھہرے، تو ہمت بنے  
کبھی بُت منظرِ صفات بنے  
آج کی جیت نکل کی مات بنے  
جس کے گیت زبرد نے گائے وہ سرِ دلِ سادی آیا  
سر لے دل میں ہر محبوبِ دل زندان آتا ہے

### حُزُنِ عَدَن

علم و توفیقِ بلاغِ دین ہو ان کو عطا  
قادیاں والوں کا ناصر ہو خدائے قادیاں

### بِخارِ دِل

عشق کے کوچے کا بے پہلا سوال  
عشق و تعویٰ کا نہ تھا باقی نشان  
حنایت کی نظر ہو کچھ کہ اپنی ہے حقیقت کیا

لائیے ناموس و عزت جان و مال  
لائیے ان کو احمدِ آخرِ زماں  
تمہاری خاکِ پاہم ہیں ہماری کیمیا تم ہو



## غ

## دُرُشَمِیْن

غل مچاتے ہیں کہ یہ کافر ہے اور دجال ہے  
غریبوں کو کرے ایک دم میں تو پار  
غموں کا ایک دن اور چار شادی  
غرض جوشِ الفت سے مجذوب وار  
غور کر کے اسے پڑھو پیار  
غیر کیا جانے کہ دلبر سے ہیں کیا جوڑ ہے  
غفلت پہ غافلوں کی روتے ہے ہیں مرسل  
غرض اس نے پہنا وہ فرخ لباس  
غرض یہ تھی تا یاد خور سند ہو  
غیروں سے کرنا الفت کب چاہے اکی غیرت  
غیر ممکن ہے کہ تدبیر سے پاؤں یہ مراد  
غیر ہو کہ غیر پر مرنا کسی کو کیا غرض

پاک کو ناپاک سمجھے ہو گئے مردار خوار  
جو ہو نوید تجھ سے ہے وہ مردار  
فَسُبْحَانَ الَّذِي أَحْضَىٰ أَعْيَادِي  
یہ ناک نے چولہ بنایا شعارا  
یہ خدا کے لئے نصیحت ہے  
وہ ہمارا ہو گیا اُس کے ہوئے ہم جانثار  
پر اس زمان میں لوگو نوہ نیا ہی ہے  
نہ رکنا تھا مخلوق سے کچھ ہراس  
خطا دور ہو پختہ پیوند ہو!  
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ يَّرَانِي  
بات جب بنتی ہے جب سارا ہو ساماں تیرا  
کون دیوانہ بنے اس راہ میں لسیل و نہار

## کلامِ محمود

غیر کیوں آگاہ ہو رازِ محبت سے مرے  
غیر کی نصرت و تائید سے ہو مستغنی  
غیر بھی بیٹھے ہیں اپنے بھی ہیں گھیرا ڈالے  
غضب ہے کہ لوں شرک دنیا میں پھیلے  
غضب ہے شاہ بلائے غلام منہ موڑے

دشمنوں کو کیا پتہ ہو میرے تیرے پیار کا  
اور پھر صاحبِ اجناد و کتاب بھی ہو تم  
مجھ میں اور تجھ میں وہ خلوت ہے کہ جاتی ہی نہیں  
مرا سینہ جلتا ہے دل پھنک رہا ہے  
تم ہے چپ ہے یہ وہ کہے مجیب ہوں میں

## کلامِ طامر

غیرِ مسلم کہے کہتے ہیں۔ اُسے دکھلائے  
عسَمِ فُرْقَتِ مِیْنِ کِبْیِ اِثَارُ لَانِ دَالِے

ایک اک سا کربن ربوہ کی جبین آج کی رات  
کبھی دل داری کے جھولوں میں بھلانے والے

غنا نے اس کی جو عرفانِ بندگی بخشا  
غم دے کے کہے فکرِ مریضِ شبِ غم ہے  
نہیں تھا وہ کسی جو دو عطا سے کم اعجاز  
یہ کون ہے جو دُزد میں رس گھول رہا ہے

بخارِ دل  
غفلتوں اور گناہوں کی عمارت ہر روز  
غریقِ بحرِ محبت تھا ہزارِ افسوس  
ہم بناتے تھے مگر آپ گرا دیتے تھے!  
ہوا سرابِ جہاں میں خراب و آوارہ  
غرض یہ ہیں اجابت کے طریقے  
قبولیت کے ہیں سب کارخانے

## ف

### دُرُشَمِیْن

فضل سے اپنے بچا مجھ کو ہر اک آفت سے  
فکروں سے دلِ حزین ہے جاں دد سے قریب ہے  
فطرتِ ہر اک بشر کی کرتی ہے اس سے نفرت  
فطرت کے ہیں دزدے مردار ہیں نہ زندے  
فانیوں کی جاہ و حشمت پر بلا آئے ہزار  
فرقت بھی کیا سنی ہے ہر دم میں جانکشی ہے  
فضل کے ہاتھوں سے اب اس وقت کر میری مدد

### کلامِ محمود

فراقِ جانوں نے دل کو دوزخ بنا دیا ہے جلا جلا کر  
فدا تجھ پہ مسیحا میری جاں ہے!  
یہ آگ بجھتی نہیں ہے مجھ سے میں تھک گیا ہوں بجھا بجھا کر  
فحش تیرے لئے مقدر ہے ...  
کہ تو ہم بے کسوں کا پاسباں ہے  
تیری تائید میں ہے ربِّ عباد

عزب شیطان کہیں رخنہ نہ ڈالے پیائے  
مصطفیٰ کی سیر روحانی تو دیکھ  
کیا نرالا ڈھنگ ہے پیائے تیری گفتار کا

فضل سے تیرے جماعت تو ہوئی ہے تیار  
فرش سے جا کر یا دم عرش پر  
فلسفہ بھی رازِ قدرت بھی روزِ عشق بھی

### کلام طاہر

نوکر ہیں ازل سے تیرے چاکر ہیں سدا کے  
ہم سے شکوہ کریں وہ قبریں کے اب کیوں آئے

فطرت میں نہیں تیری غلامی کے سوا کچھ  
فاتحہ کے لئے ہم جائیں تو یہ نہ ہو کہیں

### درعدن

جس کو بقا پہ ناز ہے وحدت پہ ناز ہے  
میکر اللہ نے سن لی ہیں دعائیں میری  
اُسی مقامِ فلکِ آستاں میں رہتے ہو  
ہم اس سے دور ہیں تم اس مکاں میں رہتے ہو

فانی تمام ناز ہیں باقی ہے اس کا ناز  
فرش سے عرش پہ پہنچی ہیں صدائیں میری  
فضا ہے جس کی معطر نفوسِ عیسیٰ سے  
فرشتے ناز کریں جس کی پہرہ داری پر

### بخارِ دل

دنیا میں ہی پس جلے گا جو نقل کرے گا  
جلا جلا کے سرے دل کو ایک انگارا  
وصالِ یارِ بن کیونکر ہو سکیں

فردوس کی غیرت ہے خداوند کو اتنی  
فراقِ کوچہ جاناں نے کر دیا افسوس  
فراقِ یار کے ان دل جلوں کو

# ق

## دُرُثَمِین

قرآنِ خدا نما ہے خدا کا کلام ہے  
 قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے  
 قوم کے لوگو اِدھر آؤ کہ نکلا آفتاب  
 قدرت نہیں ہے جس میں وہ خاک کا ہے ایشر  
 قوم میں فسق و فجور و معصیت کا زور ہے  
 قصوں سے کب نجات ملے ہے گناہ سے  
 قصوں سے پاک ہونا کبھی کیا مجال ہے  
 قصوں کا یہ اٹھ ہے کہ دل پُر فساد ہے  
 قرباں ہیں تجھ پہ سائے جو ہیں مرے پیائے

## کلامِ محمود

قطب کا کام کرو تم ظلمت و تاریکی میں  
 قلوب صافیہ ہوتے ہیں مہبطِ الوار  
 قیامت ہے کہ وصلِ یار میں بھی رنجِ فرقت ہے  
 قید و بندِ حرص میں گردن پھنسانی آپ نے  
 قید کافی ہے فقط اُس حسنِ عالمگیر کی

## کلامِ طاہر

قبلہ بھی تو ہے قبلہ نما بھی تیرا وجود  
 قسمت کو دیکھئے کہ کہاں ٹوٹی جا کند

قریبِ قریبِ فساد ہوئے تب رفتہ رفتہ آزاد ہوئے سب

احمدیوں کو بستی بستی پکڑا، دھکڑا، مارا لوٹا

تلفے درد کے پا جاتے ہیں منزل کا سراغ  
 قفس کے شیروں سے کہتے ہو روزِ دردِ ہاتھ

اک لڑتی ہوئی تو دیکھ کے ویرانوں میں  
 دو آنکھیں بن کے بڑے بھی چار کر دیکھو

## درِ عدن

قابل رشک ہے اس خاک کے پتلے کا نصیب  
قوم احمد جاگ تو بھی جاگ اس کے واسطے  
قدم مسیح کے جس کو بنا چکے ہیں حرم

## بخارِ دل

قطرہ اشک کے بدلے مئے جامِ الفت  
قوت نہیں یہ روح کے انوار کی  
قدم قدم پہ ترقی ہو رتبہ زودنی میں

واہ کیا کہنے کہ کیا لیتے تھے کیا دیتے تھے  
طاقت ہے سب انسان کے اعصاب کی  
علوم و معرفت بے مثال میں برکت

## ک

## درِ خمین

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و پاس  
کرمِ خاکی ہوں مرے پیائے نہ آدم زاد ہوں  
کام جو کرتے ہیں تیری رفیق پاتے ہیں جِزا  
کیا کروں کیونکر کروں میں اپنی جاں زیر و زبر  
کیا وہ مائے مرسلے طے کر چکے تھے علم کے  
کچھ خبر لے تیرے کوچے میں یہ کس کا شو ہے  
کیا سلائے گا مجھے تو خاک میں قبل از مراد  
کیوں عجب کہتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح  
کون روتا ہے کہ جس سے آسماں بھی رو پڑا  
کیا کہوں دُنیا کے لوگوں کی کہ کیسے سو گئے

وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار  
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار  
مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار  
کس طرح میری طرف دیکھیں جو رکھتے ہیں نقار  
کیا نہ تھی آنکھوں کے آگے کوئی رہ تار یک و تار  
خاک میں ہو گا یہ سر گر تو نہ آیا بن کے یار  
یہ تو تیرے پر نہیں امید اے میرے حصار  
خود سیمائی کا دم بھرتی ہے یہ بادِ بہار  
مہر و مہ کی آنکھِ غم سے ہو گئی تار یک و تار  
کس قدر ہے حق سے نفرت اور ناحق سے پیار

### کلامِ محسوس

کہ تو نے لے لیا ہے ہم کو اماں میں  
گو سمجھتا ہے برا اپنا پرایا ہم کو  
تو دل سے نکلی صدا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ  
دامن گو جو اشکوں سے بھگوننا نہیں آتا  
روحِ اسلام کا بچوڑ ہیں ہم

کریں کیونکر نہ تیرا شکر یا رب  
کچھ نہیں نکر لگائی ہے خدا سے جب تو  
کسی کی چشمِ فوں سازنے کیا جادو  
کیا فائدہ اس در پہ تجھے جلنے کا اس دل  
کفر کی طاقتوں کا توڑ ہیں ہم

### کلامِ ظاہر

آتش و آبِ عینِ ذات بنے  
کتنے نعرے تعلیقات بنے  
وہ مجھ پہ کھل کھلا اٹھا ہے لالہ زار دیکھ  
پیار جب محسوم تھا اور وجہِ رسوائی نہ تھا  
تیرے عشاق کوئی ہیں تو ہمیں آج کی رات

کبھی مخلوق ہو گئی ہمہ اوست  
کتنے منصور چرٹھ کے سہ دار  
کانٹوں میں ہائے کیوں مری ہستی اُلجھ گئی  
کیسی کیسی شرم تھی، کیا کیا جیا تھی پردہ دار  
کافر و مُلحد و دجال، بلا سے ہوں مگر

### دُعا

تھا موت سے بدتر وہ جینا قسمت سے اگر بچ جاتی تھی  
جبکہ نورِ جمیل ہے احمد

کیا تیری تقدیر تھی کچھ سوچ تیری کیا عزت تھی  
کیوں نہ ہو پھر جمال میں کامل

### بخارِ دل

ہیں پرانے ہم بھی اس در کے غلام  
عاقبت سے ہو سفر کا اختتام  
ہو وہی حافظ تمہارا والسلام

کر یا کرنا کبھی ہم کو بھی یاد  
کامیابی ہر جگہ ہو ہم تیری  
کر دیا اللہ کے تم کو سپرد

# گ

## ذرا شہین

گلشنِ احمد بنا ہے مسکنِ بادِ صبا  
 گر کرے معجزِ نمائی ایک دم میں نرم ہو  
 گر جیا ہو سوچ کر دکھیں کہ یہ کیا راز ہے  
 گر یہی دیں ہے جو ہے انکی خصال سے عیاں  
 گوہرِ وحیِ خدا کیوں توڑتا ہے ہوشِ کر  
 گر نہ ہو تیری عنایت سب عبادتِ بیخ ہے  
 گر ہی اسلام ہے بس ہو گئی اُمتِ ہلاک  
 گایاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو  
 گردنوں پر اُن کی ہے سب عام لوگوں کا گناہ  
 گر گمانِ صحت کا ہو پھر قابلِ تاویل ہیں

جس کی تحریکوں سے مُفتا ہے بشرِ گفتار یاد  
 وہ دل سنگیں جو ہوئے مثلِ سنگِ کوہِ سار  
 وہ مری ذلت کو چاہیں پارہا ہوں میں وقار  
 میں تو اک کوڑی کو بھی لیتا نہیں ہوں زینہار  
 اک ہی دیں کے ٹٹبے جاسے عزتِ افتخار  
 فضل پر تیرے ہے سب جہدِ عمل کا انحصار  
 کس طرح رہ مل سکے جب ہیں ہی ہوتا یک تہ  
 کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار  
 جن کے غظوں سے جہاں کے آگیا دل میں خباہت  
 کیا حدیثوں کے لئے فرقاں پہ کر سکتے ہو وار

## کلامِ محمود

گیدڑ کی طرح وہ تاک میں ہوں شیروں کے ٹکڑے چلنے کی  
 گر تیری ہمت جھوٹی ہے گر تیرے ارادے مرد ہیں  
 گاتے ہیں جب فرشتے کوئی نغمہ جدید  
 گو بارہا دیکھا نہیں لیکن وہ لذت اور خفی  
 گزری ہے عمر ساری گناہوں میں لے خدا  
 گلشنِ عالم کی رونق ہے فقط انسان سے  
 گایاں کھائیں پٹے خوب ہی رسوا بھی ہوئے

اور بیٹھے خواہیں دیکھتے ہوں وہ ان کا جھوٹا کھانے کی  
 گر تیری انگلیں کوتاہ ہیں گر تیرے خیالِ فسرہ ہیں  
 ہاتھوں میں تمام لیتے ہیں فوراً ہی سازِ ہم  
 دل سے کوئی پوچھے ذرا لطفِ نگاہِ اولیں  
 کیا پیشکش حضور میں یہ شرمسار سے  
 گل بنانے ہوں اگر تونے تو کر گل کی تلاش  
 عشق کی ایسی حلاوت ہے کہ جاتی ہی نہیں

## کلامِ طاہر

گل بوٹوں، کلیوں، پتوں سے، کانٹوں سے خوشبو آنے لگی  
 اک عنبرِ بارِ نُصُور نے یادوں کا چمچن مہکایا ہے

پر مرا آقا بکلا لے گا مجھے بھی اسے ماں  
کرامت اک دل دُعا آشنا سے اٹھی ہے  
مدت سے فقیر ایک دُعا مانگ رہا ہے  
جھک گیا ابو رحمت باری اب حیات نو برسانے

گو جدائی ہے کٹھن دُور بہت ہے منزل  
گھٹا کرم کی جھوم بلا سے اٹھی ہے  
گم گشتہ اسیران رہ مولا کی خاطر  
گھبرائیں گھنگھور گھٹائیں جھوم اٹھیں مٹھور ہوائیں

### حیتر عدن

جو نامور ہوئے انہیں شہرت پہ ناز ہے  
ابو رحمت سے برسنے لگے پیہم انوار  
توہین وہ اپنی یاد تو کر ترکہ میں بانٹی جاتی تھی

گوشہ نشیں کو ناز ہے یہ بے ریا ہوں میں  
گلشن حضرت احمد میں چلی باد بہار  
گویا تو ککر پتھر تھی احساس نہ تھا جذبات تھے

## ل

### در حدین

سب سے بڑھ کر مقام احمد ہے  
سب جو ہر دل کو دیکھا دل میں چچا ہی ہے  
میں تو نالائق بھی ہو کہ پا گیا درگہ میں بار  
ورنہ خیال حضرت عزت کو چھوڑ دو  
جس میں ہمیشہ عادت قدرت نما نہیں  
باز آتے نہیں ہیں غوغا سے  
نہیں اس کو خیر کچھ بیچ و خم کی  
پھر بھی نہیں سمجھتے حق و خطا ہی ہے

لاکھ ہوں انبیلہ مگر بخدا  
لعل میں بھی دیکھے در عدن بھی دیکھے  
لوگ کہتے ہیں کہ نالائق نہیں ہوتا قبول  
لعنت کی ہے یہ راہ سولعت کو چھوڑ دو  
لوگو سنو کہ زندہ خدا وہ خدا نہیں  
ڑ ہے ہیں خدائے یکتا سے  
لگی سینے میں اس کے آگ غم کی  
لیکھو کی بدزبانی کا رد ہوئی تھی اس پر

### کلام محمود

آج اسلام کا گھر گھر میں پڑا ہے تم  
بھول جائے گا یہ سب کچھ اس سزا پانے کے دن

لاکھوں انسان ہوئے دین سے بے دین بہات  
لوگوں کو غفلت کی تو ترغیب دیتا ہے مگر



لالہ د گل کو دیکھ کر محمود  
 لٹا دوں جان و مال د آبرو سب  
 لیں جائزہ عشق میرے عشق سے عاشق  
 لعنت کو پکڑ بیٹھے انعام سمجھ کر تم  
 یاد مجھ کو وہ گلزار آیا  
 جو میسے گھر کبھی تو آن نکلے  
 دل کو مرے عشاق کا پہچانہ بنا دے  
 حق نے جو بردا بھی تم اس کو رُوی سمجھے

### کلام طاہر

لو نغمہ ہائے دردِ نہاں تم بھی کچھ سُنو  
 لگاؤ سیرِ طیّٰی اُتارو دلوں کے آنگن میں  
 دیکھو نا میرے دل کی بھی راگن اُداس ہے  
 نشتار جاؤ۔ نظر دار دار کر دیکھو

لیکن یہ سب کے نصیب کہاں ہر ایک میں کب یہ طاقت ہے  
 کہ پیار کی پیاس بچانے کو وہ سات سمندر پار آئے  
 لیکن آہ جو رستہ تکتے جان سے گزرنے تجھ کو ترستے  
 کاش وہ زندہ ہوتے جن پر۔ ہجر کا اک اک پل دُوبھرتا

لو ڈھلک گیا وہ آنسو کہ جھلک رہا تھا جس میں  
 تیری شمعِ رُخ کا پرتو تیرا عکس پیارا پیارا

### درمعدن

لے کے آبِ حیات تو آیا  
 لاشانی اسوہ احمد کا یہ سیدھی راہ دکھاتا ہے  
 مر رہے تھے جلا دیا تو نے  
 بے دُنیا چھوٹے مُسلم کو دنیا میں خدا مل جاتا ہے  
 بڑھتی ہوئی خُدا کی عنایت نصیب ہو  
 لو جاؤ تم کو سایہِ رحمت نصیب ہو

### بغداد دل

لیک مرضی حق کی جب دیکھی یہی  
 لاکھ خوشیاں ہوں مگر خاک ہیں بے دل نگار  
 کر لیا ہم نے بھی پتھر کا جگر!  
 قرب حاصل ہے جسے فرم و شداں ہے وہی  
 یارین اک لحظہ مشکل ہو گیا  
 لذتِ طاعت میں رہتا ہو محو

### درہ شہین

مجھ وہ نیوں کا سردار ہے  
 مولیٰ سے اپنے کچھ بھی محبت نہیں رہی  
 مارتا ہے اس کو فرقاں سربس  
 بولوی صاحب ہی توجہ ہے  
 مومنوں پر کفر کا کرنا گماں  
 مجھ سے اس دستاں کا حال نہیں  
 مجھ کو ہو کیوں ستاتے سوا افترا بنتے  
 مجھ پہ وہ لطف کئے تو نے جو برتر تر خیال  
 میری اولاد کو تو ایسی ہی کرے پیارے  
 میرے پیارے مجھے ہر درد و مصیبت سے بچا

کہ جس کا عدو مثل مردار ہے  
 دیں بھی ہے اک قشر حقیقت نہیں رہی  
 اس کے مرجانے کی دیتا ہے خبر  
 سچ کہو کس دیو کی تقلید ہے  
 ہے یہ کیا ایمان داروں کا نشان  
 مجھ سے وہ صورت و جمال نہیں  
 بہتر تھا باز آتے دور از بلا ہی ہے  
 فات برتر ہے تری پاک ہے ایوان تیرا  
 دیکھ لیں آنکھ سے وہ چہرہ تاباں تیرا  
 تو ہے غفار ہی کہتا ہے قرآن تیرا

### کلام محمود

مسلمانی ہے پر اسلام سے نا آشنا ہے  
 میں نے مانا میرے دلبر تیری تصویر نہیں  
 مرے مولا مرے بگڑی کے بنانے والے  
 میں ترا در چھوڑ کر جاؤں کہاں  
 مری یہ آنکھیں کجا روئت دلدار کجا

نہیں ایمان کسی، باپ دادوں کی کمائی ہے  
 تیرے دیدار کی کیا کوئی بھی تدبیر نہیں  
 میرے پیارے مجھے فتنوں سے بچانے والے  
 چین دل آرام جاں پاؤں کہاں  
 حالت خواب میں ہوں میں کہ یہ بیداری ہے

### کلام طاہر

محبوبی و زعفرانی کونتی میں طواف اس کا  
 میرے اس دنیا میں لاکھوں ہیں مگر کوئی نہیں  
 میری ہر ایک راہ تری سمت ہے رواں  
 مجھ سے بڑھ کر میری بخشش کے بہانوں کی تلاش  
 میرے بھائی آپ کی ہیں سخت چنچل سایاں

قدموں پہ نیشا راس کے جھبیدی و دارائی  
 میرا تنہائیوں میں ساتھ بھلانے کے لئے  
 تیرے حضور اٹھ رہا ہے میرا ہر قدم  
 کس نے دیکھے تھے کبھی ایسے پہلنے والے  
 شعلہ جوالہ ہیں آفت کی ہیں پرکایاں

## حرام عدن

ماہر ہے سرجری میں تو ہے ڈاکٹر کو ناز  
مانا کہ انکسار بھی داخل ہے خلق میں

## بخار دل

معرفت دل کو طے روح کو نورِ ایماں  
مذہب عشق کی دنیا سے نرالی ہیں رسوم  
مال اور اطلاق وقفہ دیں ہوئے

حاذق ہے گر طبیب طبابت پہ ناز ہے  
پر کچھ نہ کچھ خلیق کو سیرت پہ ناز ہے

ذرے ذرے میں مرے عشق رچا دے اپنا  
زندگی طتی ہے اس راہ میں بے جاں ہو کر  
شوقِ جاہ و مال زائل ہو گیا

## ن

## دُرشین

نام اس کا نسیم دعوت ہے!  
نہ کیا ہے نہ کر کے پیدا  
نبیوں کی ہتک کرنا اور گالیاں بھی دینا  
نہ چھوڑیں وہ تہرا یہ آستانہ  
نجات ان کو عطا کر گندگی سے  
نہ دیکھیں وہ زمانہ بے کسی کا

آریلوں کے لئے یہ رحمت ہے  
سوج لو یہ خدا ہے ویدوں کا  
کتوں کا کون منہ تنم فٹا ہی ہے  
مرے مولا انہیں ہر دم بچانا  
برأت ان کو عطا کر بندگی سے  
مصیبت کا الم کا بے بسی کا

## علامہ محمود

نہ چھیڑ دشمن تاداں نہ چھیڑ کتنا ہوں  
نہ تیرے ظلم سے ٹوٹے گا رشتہ الفت  
نہیں ہیں مرے قلب پہ کوئی نئی تجلیاں  
نظر متی جس پہ رحم کی جو خوشہ چہنِ فضل تھا  
نہیں ہے جس کے ہاتھ میں کوئی بھی شے دی تو ہوں  
نہ ہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے

چھلک رہا ہے مرے غم کا آج پیمانہ  
نہ جرح مجھ کو بنائے گی اس سے بیگانہ  
جرا میں تھا جو جلوہ گر مرا خدا وہی تو ہے  
دلی غلام جاں نثار آپ کا وہی تو ہے  
جو ہے قدیر خیر و شر مرا خدا وہی تو ہے  
پر ہے یہ شرط کہ ضائع میرا پیغام نہ ہو

### کلام طاہر

نبیوں نے سجائی تھی جو بریم مرہ وانجس  
نبیوں کا امام آیا، اللہ امام اس کا  
ناگاہ تیری یاد نے یوں دل کو بھر دیا  
نخیف ہونٹوں سے اٹھی ندائے استغفار  
نام محمد کام مکرم صلی اللہ علیہ وسلم

واللہ اُس کی تھی سب انجن آرائی  
سب تختوں سے اونچا ہے تخت عالی مقام اُس کا  
گویا سمٹ گیا اسی کوزہ میں نورِ شب  
نوائے توبہ تھی اللہ کی قسم اعجاز  
بادی کابل زہیر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

### درآمدن

نہ روک راہ میں مولا شتاب جانے دے  
نہ کیوں دلوں کو سکون دسرور ہو حاصل  
نازراں ہے اس پہ جس کو فصاحت عطا ہوئی

کھلا تو ہے تیری جنت کا باب جانے دے  
کہ قرب خطِ رشک جہاں میں بہتے ہو  
جادو بیاں کو اپنی طلاق تہ ناز ہے

### بخار دل

نالہ نیم شبی اتنا موثر تھا مرا  
نہ وہ زمیں ہی رہی پھر نہ آسماں وہ رہا  
لکل کے خلد سے دیکھا تھا جو کہ آدم نے  
نام لکھو کہ مسلمانوں میں تو خوش ہے عزیز  
نام تک اس کا مٹا دینے میں ہے تو کوشاں

آپ بھی سُن کے کبھی سر کو ہلا دیتے تھے  
بس اک خیال رہا یہ کہ خواب تھا سارا  
دکھا دیا وہی قسمت نے ہم کو نظار  
پر میں سچ کہتا ہوں ہیں یہ خون دل کھانے کے دن  
اس کا ہر بار گم آگے ہی پڑتا ہے قدم

### دُرُ شہین

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا  
وہ یادِ لا مکانی وہ دلبرِ نہانی  
وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرلیں سے  
وہ دلبرِ یگانہ علموں کا ہے خزانہ

نام اس کا ہے محمد دلبرِ مرا ہی ہے  
دیکھا ہے ہم نے اس سے بس رہنا ہی ہے  
وہ طیب دُائیں ہے اس کی ثنا ہی ہے  
باقی ہے سب فائدہ سچ بے خطا ہی ہے

اس سے انکار ہو سکے کیوں کر  
وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے  
نہیں رہ اس کی عالی بارگہ تک خود پسندوں کو  
وہ عزم مُقبلانہ وہ نہمت نہیں رہی  
وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہیں رہی

وہ تو چمکا ہے نیر اکبر  
وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خس رہ کو اڑاتی ہے  
وہی اس کے مقرب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں  
وہ نام وہ نمود وہ دولت نہیں رہی  
وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہیں رہی

### کلامِ محمود

ہر گھڑی محتاج ہوں اس کا وہ ہے پروردگار  
فقر ہمیں تری تعلیم کو ابنِ مریمؑ  
مبھڑک اٹھی تھیں لبوز ہزار پروانہ  
پڑتے ہے اندھیرے میں چھپ کر نماز ہم  
جو ہو فدائے دلبر وہ جان مجھ کو لے لے

وہ اگر خالق ہے میں ناچیز سی مخلوق ہوں  
وہ نصیب ہے تر اے سرے پایے عیسیٰؑ  
وہ شمعِ نوری کہ جسے دیکھ کر ہزاروں شمع  
وہ آئے اور عشق کا اظہار کر دیا  
وہ دل مجھے عطا کر جو ہو نثارِ جاناں

### کلامِ طاہر

انوارِ رسالت ہیں جس کی چمن آرائی  
کس سزے میں ہیں ترے خاک نشین آج کی رات  
روتے ہوئے کرتا تھا وہ ذکرِ مدام اس کا  
وہ جس کو اللہ نے خود اپنی رحمت کی بردادی کیا  
کب دیکھا تھا پہلے کسی نے جس کا پیکر اس خوبو کا

وہ پاک مُستند ہے ہم سب کا جیب آقا  
دا درِ گریہ، کُشا دیدہ و دل، لب آزاد  
وہ ماہِ تمام اس کا مہدی تھا غلام اس کا  
وہ جس کی رحمت کے سائے یکساں ہر عالم پر چلئے  
وہ احسان کا افسوں چھونکا موہ لیا دل اپنے عُدو کا

### دراعدن

تو بھی انساں کہلاتی ہے سب حق تیرے دلاتا ہے  
اے یوسف کنگاں خدا حافظ و ناصر

وہ رحمتِ عالم آتا ہے تیرا حامی ہو جاتا ہے  
والی بنو امصارِ علوم دو جہاں کے

### بخار دل

شاید گفلام ہے میرے خدا  
اور مقابل میں جو ہے اہل ہے  
ہیں جن کی بہتیں عالی ہے جن کی زندگی سادہ

وہ نظیر حضرت احمد بنی  
وہ ہے علم کلام کا رہبر  
وہی مالوں کی قربانی پہ ہو سکتے ہیں آمادہ

### جس مشین

ہم سب ہیں اس کی صفت اس سے کرو عجت  
کس طرح شکر کروں اے میرے سلطان تیرا  
جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے تیرے دیدار کا  
جس سے کٹ جاتا ہے سب جگر غم انبیار کا  
دل سے ہیں خدام ختم المرسلین  
کوئی دین محمدؐ نہ پایا ہم نے  
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے  
ایسا چمکا ہے کہ صد تیر بیضا نکلا

ہے عام اس کی رحمت کیونکر ہو شکر نعمت  
ہے عجب میرے خدا میرے پہ احساں تیرا  
ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیائے ہر طرف  
ہیں تری پیاری نگاہیں دلہرا اک تیغ تیز  
ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دہی  
ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکا پا ہم نے  
ہم ہوئے خیر ائمہ تجھ سے ہی اے خیر رسل  
ہے قصور اپنا ہی اندھوں کا دگر نہ وہ نور

### کلام محمود

احمدی کی روح ایمانی تو دیکھ  
خود کرے ہیں فتنوں کو آنکھوں سے اٹائے  
یا پوسوں کو چھوڑ وہ رب غفور ہے  
میسر حکیم ایسا بڑبان مجھ کو نے نے  
تدبیر کے جالوں میں مت چسپ کر قبضہ جا کے مقدر پر  
دل کو بھی میرے اپنی اداؤں سے لہجائیں  
تو چیز کیا ہے ایک سر پر غرور ہے

ہے اکیلا کفر سے زور آزما  
ہے امن کا داروغہ بنایا جنہیں تو نے  
ہمت نہ مار اس کے کرم پر نگاہ رکھ  
ہو جائیں جس سے ڈھیلی سب فلسفہ کی بولیں  
ہے خواہش میری اُفت کی تو اپنی نگاہیں اونچی کر  
ہے چیز تو چھوٹی سی مگر کام کی ہے چیز  
ہے زندگی میں دخل نہ کچھ موت پر ہے زور

### کلام طاہر

اولاد ہے، سو وہ ترے قدموں پہ ہے خرا  
کیا ہوئے دن تیری غیرت کے دکھانے والے  
آج دکھلا جو دکھانا ہے دکھانے والے  
ہاں مگر تم پہ بہت ہوگی یہ بھاری باری  
ہر گل بدن کا پتہ تہن تنی اواس ہے

ہیں جان جسم، سو تری گلیوں پہ ہیں نیشاد  
ہو اجازت تو ترے پاؤں پہ سر رکھ کے کہوں  
ہم نہ ہوں گے تو ہمیں کیا، کوئی گل کیا دیکھے  
ہم نے تو صبر و توکل سے گزار دی باری  
ہر مروج خون گل کا گریباں ہے چاک چاک

## خبر عدن

کیوں نہ ہو مشہور عالم پھر دنا سے قادیان  
وہی جلوہ ہیں مستور نظر آتا ہے  
زیر احسا کیوں نہ ہوں پھر مرد و زن پر دو جوان  
ہر لمحہ و ہر آن خسا حافظ و ناصر  
وقت آ بھی گیا ہو تو وہ مل سکتا ہے مولا

ہو دنا کو ناز جس پر جب ملے ایسا مطامع  
ہم نے ہر فضل کے پرے میں اُسی کو پایا  
بے کشادہ آپ کا باب سخا سب کے لئے  
ہر گام پہ ہمراہ ہے نصرتِ باری  
ہر آن تیرا حکم تو چل سکتا ہے مولا

## ی

## خبر شہین

جو ضروری تھا وہ سب اس میں بہتیا نکلا  
تو نے دیا ہے یہاں تو ہر زمانہ نگہبان  
خطا کرتے ہو باز آؤ اگر کچھ خوفِ یزداں ہے  
یہی اک جوہر سیفِ دما ہے  
بجو تقویٰ زیادت اُن میں کیا ہے  
اس شکتے ناؤ کے بندوں کی اب سن لے پکار  
کچھ نہیں تم پر عقوبت گو کہ وہ عصیاں ہزار  
یہ وہ خوشبو ہے کہ قرباں اس پہ ہوشک تار  
کوئی اس میں رہا نہیں پیار  
پر کیا کہیں جب ان کا فہم دُکا بھی ہے

یا الہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے  
یارب ہے تیرا احساں میں تیرے در پہ قرباں  
یہ کیسے پڑ گئے دل پر تمہارے جہل کے پرے  
یہی آئینہ خالقِ ناما ہے!  
یہی اک فرستانِ اولیاء ہے  
یا الہی فضلِ کرا سلام پر اور خود بچا  
یہ کہاں سے سن لیا تم نے کہ تم آزاد ہو  
یہ وہ گل ہے جس کا ثانی باغ میں کوئی نہیں  
یہ تو لہنے کی جا نہیں پیار  
یہ ہے خیال اُن کا پر بت بنایا تمکا

## علامہ محسود

مگر حق تو یہ ہے کہ وہ آگیا ہے  
ہمارے دل کی خبر تم پہ آشکار نہیں  
یہ دبدبہ تھا قیصرِ روما کو کب ملا  
تاسکر جانِ دل سے خدا کا کرد ادا

یہ ہے دوسری بات مانو نہ مانو  
یونہی کہو نہ ہمیں لوگو کافر و مرتد  
یہ رعب اور شان بھلا اس میں تھی کہاں  
یہ بھی اُسی کے دم سے ہے نعمت نہیں ملی

یاں عالم ان کو کہتے ہیں جو دین سے کٹے ہوئے ہیں جب دیکھو بیٹریا نکلے گا جو بیٹریوں کا کھولی ہے  
یا بزمِ طرب کے خواب نہ تو دکھلا اپنے دیوانے کو یا جام کو حرکت دے لیلی اور چکر دے پیمانے کو

### کلام طاہر

یہ شب و روز ماہ و سال تمام یہ نہ ہو روتے ہی رہ جائیں تیرے در کے فقیر  
کیسے پیمانہ صفات بنے! اور ہنس ہنس کے روانہ ہوں دل لانے والے

یہ دعا ہی کا تمام معجزہ کہ عصا، ساحروں کے مقابل بنا اٹھا  
آج بھی دیکھنا مردِ حق کی دعا، سحر کی ناگنوں کو نکل جائے گی  
یاد آئی جب ان کی گستاکی طرح، ذکر ان کا چلا تم ہوا کی طرح  
بجلیاں دل پہ کر ڈکیں بلا کی طرح، اُرت بنی خوب آہ و فغاں کے لئے  
یہ بات نہیں وعدوں کے لیے لیکھوں کی تم دیکھو گے ہم نہیں گے جھوٹی نکلے گی۔ لاف خدانا تڑسوں کی

### درِ عدن

یہ راحتِ جاں نورِ نظر تیرے حوالے یارب مرے گلشن کا شجر تیرے حوالے

### بخارِ دل

یار کے کوچے کی ہو جا خاکِ راہ تیسری سے شہنشاہی پہ پہنچا  
اس کی چوکھٹ پر ہوں آہ و زاریاں مگر پھر میں وہی مجز و دعا ہے  
یارِ ہمارا آفتابِ صل علیہ بے حساب مجلس میں تھے جو باریاب تھے بامراد و کامیاب

- |          |  |     |
|----------|--|-----|
| 170..... | "ریزہ" منظوم کام   | 67- |
| 40.....  | "سیرت و سوانح حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ و دعوت الی القداور ہجرت حبش" سیرت النبی پر بچوں کیلئے تیار ہوں کتاب | 68- |
| 104..... | "جوئے شیریں" منتخب نظموں کا مجموعہ   | 69- |
| 40.....  | "سیرت و سوانح حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ و شب ابی طالب و سطر طائف" سیرت النبی پر بچوں کیلئے تیار ہوں کتاب    | 70- |
| 80.....  | "سفرِ آخرت" آداب و مسائل   | 71- |
| 328..... | "درِ شین" معزینک   | 72- |
| 216..... | "ہجرت"   | 73- |
| 88.....  | "ہجرت مدینہ و مدینے میں آمد" سیرت النبی پر بچوں کیلئے تیار ہوں کتاب                                  | 74- |
| 530..... | "مرزا غلام قادر احمد" خاندان حضرت سجاد موعود کا پہلا شہید تصاویر                                     | 75- |
| 32.....  | "یروخلم"   | 76- |
| 720..... | "حضرت میر محمد اسماعیل صاحب" (جلد اول)   | 77- |
| 560..... | "حضرت میر محمد اسماعیل صاحب" (جلد دوم)   | 78- |
| 144..... | "جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ" (احمدی بچوں کے لئے)  | 79- |



# فہرست کتب

صفحہ	
28	1- "اخلاق حسہ" حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی کا خطبہ 25 مارچ 1988ء بمقام لندن
20	2- "مقدس ورثہ" بچوں کے لئے سیرت نبوی کے سلسلہ کی پہلی کتاب
32	3- "ہزار شہنشاہ اور لیکچر سیا لکوٹ" حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب سوال و جواب کی شکل میں
16	4- "کوئٹل" پانچ سال تک کی عمر کے بچوں کا تعلیمی و تربیتی نصاب
20	5- "چشمہ زمزم" بچوں کے لئے سیرت نبوی کے سلسلہ کی دوسری کتاب
	6- "غنچہ" سات سال تک کی عمر کے بچوں کا تعلیمی و تربیتی نصاب اس میں تصویروں کے ساتھ
76	دشو کرنے اور نماز ادا کرنے کا طریقہ درج ہے
40	7- "ضرورت الامام اور لیکچر لدھیانہ" حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب سوال و جواب کی شکل میں
40	8- "THE NAZARENE KASHMIRI CHRIST" دنیا پور کی مجلس عرفان
88	9- "قواریر قومون" اصلاح معاشرہ پر کتاب
104	10- "مگل" دس سال تک کی عمر کے بچوں کا تعلیمی و تربیتی نصاب، مکمل نماز با ترجمہ
68	11- "ایک بابرکت انسان کی سرگزشت" حضرت عیسیٰ کی زندگی کے حالات
212	12- "انسانیت ملفوظات" حضرت مسیح موعود کے ملفوظات سے اقتباسات
24	13- "اصحابِ نبیل" بچوں کے لئے سیرت نبوی کے سلسلہ کی تیسری کتاب
48	14- "بیت بازی" ڈرٹھین، کام محمود، درعدن اور بخارول سے منتخب اشعار
24	15- "پانچ بنیادی اخلاق" حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی کا خطبہ 24 نومبر 1989ء
58	16- "تذکرۃ الشہداء تین اور پیغام صلح" حضرت بانی سلسلہ کی کتب سوال و جواب کی شکل میں
92	17- "حضرت رسول کریم ﷺ اور پیغمبر"
480	18- "صد سالہ تاریخ احمدیت" بطرز سوال و جواب
72	19- "فتوحات" حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی انڈاری پیشگوئیاں
28	20- "بے پردگی کے خلاف جہاد" جلسہ سالانہ 1982ء خواتین سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی کا خطاب
224	21- "آداب حیات" قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں
144	22- "مجالس عرفان" حضرت خلیفۃ المسیح کی مجالس سوال و جواب
24	23- "واقفین نو کے والدین کی راہنمائی کے لئے"
48	24- "برکات الدعاء اور مسیح ہندوستان میں" حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب سوال و جواب کی شکل میں
144	25- "بدگاہ و ذیشان" منتخب نعتوں کا مجموعہ
204	26- "الحراب" صد سالہ جشن تشکر نمبر 1989ء
252	27- "الحراب" سوواں جلسہ سالانہ نمبر 1991ء
60	28- "پیارے مخلوق" بچوں کے لئے سیرت نبوی کے سلسلہ کی چوتھی کتاب
28	29- "دعوت الی اللہ" دعوت الی اللہ کے طریق
30	30- "SAYYEDNA BILAL" بچوں کے لئے انگریزی میں حضرت سیدنا بلال کی زندگی کے حالات
48	31- "خطبہ لقاء" سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی کا خطبہ 23 مارچ 1990ء
160	32- "حوا کی بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ" خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی

- 33- "میرے بچپن کے دن" حضرت مولوی شیر علی کے حالات زندگی..... 28
- 34- "ری الانبیاء" انبیائے کرام کے مستند حالات زندگی..... 152
- 35- "عبدالیداران کے لئے نصاب" سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی کا 31 اگست 1991ء کا خطاب..... 20
- 36- "گلدستہ" تیرہ سال تک کے بچوں کا تعلیمی و تربیتی نصاب..... 128
- 37- "سیرۃ و سوانح حضرت محمد ﷺ" (بظہر سوال و جواب)..... 290
- 38- "دعائے مستجاب" ذمہ کا طریق اور حضرت مصلح موعود کے قبولیت ذمہ کے واقعات..... 162
- 39- "ہماری کہانی" محترم حاجی عبدالستار آف کلکتہ کے حالات..... 120
- 40- "کلام طاہر" سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعی کا شریں کلام معارف تک..... 160
- 41- "انبیاء کا موعود" سیرت النبی پر بچوں کے لئے سلسلے کی پانچویں کتاب..... 72
- 42- "حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث" حضرت طاہرہ صدیقہ صاحبہ کی مرتب کردہ کتاب زندگی..... 172
- 43- "ترکیبیں" آسان کم خرچ خالص اشیاء بنانے کی ترکیبیں..... 54
- 44- "تذیلیں" سبق آموز واقعات..... 192
- 45- "جماعت احمدیہ کا تعارف" دعوت الی اللہ کے لئے ضروری معلومات..... 252
- 46- "سیرت حضرت محمد ﷺ و ولادت سے نبوت تک" بچوں کے لئے سیرۃ النبی کی کتاب..... 88
- 47- "نماز" با ترجمہ با تصویر..... 64
- 48- "گلشن احمد" پندرہ سال تک کے بچوں کا تعلیمی و تربیتی نصاب..... 168
- 49- "عاجز اندر اہیں" حضرت اقدس بانی سلسلہ کے ارشادات کی روشنی میں..... 280
- 50- "اچھی کہانیاں" بچوں کے لئے سبق آموز کہانیاں..... 32
- 51- "قواریر قواموں" حصہ اول..... 28
- 52- "دلچسپ سبق آموز واقعات" از تقاریر حضرت مصلح موعود..... 100
- 53- "سیرت حضرت محمد ﷺ نبوت سے ہجرت تک" بچوں کے لئے سیرۃ النبی کی کتاب..... 80
- 54- "سچے احمدیوں ماں زندہ باد"..... 20
- 55- "کتاب تعلیم"..... 160
- 56- "تجلیات الہیہ کا مظہر محمد ﷺ"..... 496
- 57- "احمدیت کا فضائل دور"..... 160
- 58- "اسن کا گہوارہ مکہ مکرمہ" سیرت النبی پر بچوں کے لئے چھٹی کتاب..... 32
- 59- "بیعت عقبی اولیٰ تا عالمی بیعت"..... 358
- 60- "سیرت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہجرت سے وصال تک" بچوں کے لئے سیرۃ النبی کی کتاب..... 144
- 61- "انسانی جوہرات کا خزینہ" سیرت النبی پر بچوں کے لئے ساتویں کتاب..... 64
- 62- "حضرت محمد مصطفیٰ کا بچپن" سیرت النبی پر بچوں کے لئے آٹھویں کتاب..... 32
- 63- "مشاغل تجارت و حضرت خدیجہ سے شادی" سیرت النبی پر بچوں کے لئے نویں کتاب..... 28
- 64- "جنت کا دروازہ" والدین کی خدمت اور اطاعت، پاکیزہ تعلیم اور دلکش نمونے..... 144
- 65- "سیرت و سوانح حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ آغاز رسالت" سیرت النبی پر بچوں کے لئے دسویں کتاب..... 24
- 66- "کونپل (سندھی)" پانچ سال تک کی عمر کے بچوں کا تعلیمی اور تربیتی نصاب..... 24

# اظہارِ تشکر

انتہائی شکر گزار ہے

کا جن کے مالی تعاون سے یہ کتاب شائع ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان  
کے اخلاص، اموال اور نفوس میں برکت ڈالتا چلا جائے اور نسلاً بعد نسل  
رضا کی راہیں عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین اللهم آمین

وہ دیکھتا ہے غیروں سے کیوں دل لگاتے ہو  
جو کچھ بتوں میں پاتے ہو اُس میں وہ کیا نہیں  
سُورج پہ غور کر کے نہ پائی وہ روشنی  
جب چاند کو بھی دیکھا تو اُس یار سا نہیں  
واحد ہے لاشریک ہے اور لازوال ہے  
سب موت کا شکار ہیں اُس کو فنا نہیں  
سب خیر ہے اسی میں کہ اُس سے لگاؤ دل  
ڈھونڈو اُسی کو یارو! بُتوں میں وفا نہیں  
اس جائے پُر عذاب سے کیوں دل لگاتے ہو  
دوزخ ہے یہ مقام یہ بُستاں سرا نہیں  
(دُرِّ شَیْنِ)